بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہان اے صواب دامنِ عصمت دراز کر
توحید کے کلام سے دل کو گداز کر

عیسےٰ کی طرح چرخ چہارم پہ ناز کر
ہر اک قدم پہ وعظ کی محفل کا ساز کر

ذکرِ ولادت شہ والا کا رنگ ہو
تقوے سے ساز باز ہو بدعت سے جنگ ہو

ہے روزِ عید عیش کے دامن میں ہات ہو
لیکن کسی طرح کی نہ بدعت کی بات ہو

آئینہ کار بام و درِ کائنات ہو
رنگِ نوائے اِتقا زہرہ کے سات ہو

آہنگ کوئی نکلے نہ باہر اُصول کے
شاخوں میں پھول بوٹے ہوں نعت رسول کے

بزمِ نشاط میں ہو شریعت کی دھوم دھام
بدعت کے ساز ٹوٹتے ہیں جابجا تمام

اسلام کا ہو جشن سعادت کا اِنتظام
لب کو غنا سے کام غنا کو نہ لب سے کام

آجائے گٹکری جو کوئی راہ بھول کر

حسنِ عمل کے پھول کھلے ہین چمن چمن — مہکی ہوئی ہی عطر سے تقوی کی انجمن
سرکہ بنی شراب ہوئے نشئے سب ہرن — پنبہ دہن ہی شیشہ نہین لب پہ کچھ سخن
آراستہ ہر ایک ہے زہد جلیل سے
بط مانگتی ہی اوڑنے کو پر جبرئیل سے

گردش ہر اک ستارے کی ہی عشرت آفرین — مریخ اور زحل پہ ہی برجیس کا یقین
کوئی کسی سے حسن سعادت مین کم نہین — یہ ماہ کا قرین تو وہ زہرہ کا ہمنشین
نیک اختری کی شمس و قمر سے نمود ہے
جو چرخ سے ورود ہی اب وہ درود ہے

سلگائین مہر و ماہ سہانے انگیٹھیان — جائے سپند دانۂ پروین شرر فشان
بادِ شمیم خلد جنان عود کا دہوان — پہنچے اگر دماغ مین مردے کے آئی جان
عنبر کے ہوش اوڑائے جو عطر بہار نے
سو لخلخے سنگھائے خطا و تتار نے

پھولی نہین سماتی ہی جامہ مین آرزو — پھولون سے پھول ہنستے ہین بلبل کے رو برو
شبنم سے نونہالِ چمن کرتے ہین وضو — غنچون کے تر دماغ ہین اترا رہی ہے بو
برگ و ثمر کو دیتے ہین اشجار تہنیت
غنچون کو پھول پھول کو گلزار تہنیت

نورِ محمدی کا جہان مین ورود ہے — لب پر ہر ایک جن و بشر کے درود ہے
کعبہ بھی سر جھکائے برائے سجود ہے — افلاک پر دماغ قیام و قعود ہے
باندھین صفین فرشتون نے تسلیم کے لئے

کیا نور ہے کہ رشکِ تجلّیٔ طور ہے
انوارِ رحمتِ صمدی کا ظہور ہے
آنکھون مین روشنی ہی جلوہ مین سرور ہے
ہر ذرہ آفتاب ہے ہر سایہ نور ہے
سورج مکھی کے پھول مین لالہ کا داغ ہے
قندیل آفتاب مین روشن چراغ ہے

جھڑتے ہین پھول غنچون کے منہ سے چمن مین آج
رنگینیان ہین لاکھ طرح کی سخن مین آج
پھولے نہین سماتے ہین گل پیرہن مین آج
بلبل کی طرح گویا زبان ہے دہن مین آج
عطر بہار خلد بسا ہے دماغ مین
گل کاریان ہزار ہین شمع و چراغ مین

تشریف لانے کو ہین شہ عرش آستان
آنکھین بچھی ہین راہ مین رستے ہین کہکشان
مژدہ زمین کو دیتا ہی ہر ایک آسمان
بادِ صبا نے کھولے ہین غنچون کے عطر دان
خوشبو دماغ عطر سے ہے آفتاب کا
گویا ہے ذرہ ذرہ کٹورا گلاب کا

اِظہار شانِ مُطّلبی ہے پڑھو درود
خاموش رہنا بے ادبی ہی پڑھو درود
جلوہ فروز نور نبی ہے پڑھو درود
ذکرِ محمد عربی ہے پڑھو درود
صلّے علےٰ کا شور ہے کُل کائنات مین
قد قامت الصلوۃ عیان بات بات مین

اس ورد سے نہ خالی ہو کام و زبان و لب
کیا ذکر اُن کا پڑھتا ہی خود بھی جناب رب
اِسمین ہی قدسیون کے گذرتے ہین روز و شب
عقدِ ابو البشر ہوا حوّا کے ساتھ جب
غش تھے جو دونون احمد مرسل کے نام پر

آدم کے عقد کی جو ہوئی قدسیون مین دھوم
قندیل مہر و مہ تھے کنول نور کے نجوم
رنگین تھین الفاقی سعادت کا تھا ہجوم
نیک اختری یہ کہتی تھی ہر بار جھوم جھوم

سامان یہہ ہے ظہور حبیب الٰہ کا
صلّے علےٰ قرآن ہے بر جبین و ماہ کا

اِس عقد کی بہار سے گلشن تھا آسمان
گلدستے تھے سلام کے طاقون مین گلفشان
پھولون سے تھا درود کے مہکا ہوا جنان
عطر سہاگ کا تھا ہر اک غنچہ عطردان

دولہ دولہن بنے ہوئے وہ مہر و ماہ تھے
قاضی خدا تھا اور ملائک گواہ تھے

صلّے علےٰ بیان ہو شرف کیا درود کا
تنہائی سے تھا اُسکا بہت جی اُچاٹ سا
آدمؑ کو جب کے حُلۂ ہستی عطا ہوا
جھونکا سا نیند کا جو تردد مین آگیا

حیران ہے عقل خالق اکبر کی شان سے
حوّا کو اُس کی پیدا کیا بائین ران سے

آدم نے آنکھ کھولکے جو اُسپہ کی نظر
حیرت مین رہگئے وہین سُنکر ابو البشر
اُس نے کہا کہ پہلے ادا دین مہر کر
آئی صدا کہ فکر ہے کیون اِسمین اسقدر

آغاز ولادت آنحضرت صلعم

کر فخر اپنی شان و شکوہ و نصیب پر
دس بارہ پڑھ درود ہمارے حبیب پر

ساقی کہان ہے جام شراب صواب دے
کام و زبان دُھولون جو مشک و گلاب دے
تر دامنی ہے سایہ فگن آفتاب دے
کیا اِسمین ہے صلاح تری کچھ جواب دے

میلاد لکھ رہا ہون رسالت پناہ کا.

لاکھون حجاب مین تھا نہان حسن بے زوال ۔ رخسار پر نہ غازہ نہ گیسو نہ خط و خال
آئینہ سے نہ بحث نہ شانہ کا تھا خیال ۔ یہ خود نمائی تھی نہ یہ جلوہ نہ یہ جمال

پردہ اُٹھایا نور رسالت پناہ نے
دیکھے ہزار رنگ کے جلوے نگاہ نے

جلوہ فروز عرش نہ کُرسی نہ طور تھا ۔ آدم کی خاک تھی نہ ملائک کا نور تھا
غلمان کا کچھ نشان نہ کچھ ذکر حور تھا ۔ ہستی تھی اور نہ ہستی کا نور و ظہور تھا

مین کیا کہون کہ حال عجیب و غریب تھا
اک اُسکی ذات اور اک اُس کا حبیب تھا

اظہار کی جو اپنے بہت تھی اُسے ضرور ۔ پہلے پھر ایک نور سے پیدا کیا وہ نور
رحمت کے جوش نے جو کیا اُس سے پھر وفور ۔ ہر ایک شی کا ہو گیا اُس نور سے ظہور

موسیٰ کو غش ہوا جو تجلّی سے طور کی
تھی روشنی وہ اُسکے چمک کے ظہور کی

وہ نور پاک جب ہوا جلوہ فروز ناز ۔ سجدے کے واسطے جُھکا از بہر امتیاز
پیش خدا پڑھا کیا لاکھون برس نماز ۔ کیا جانے کوئی کیسا تھا یہ راز اور نیاز

اِس کا کوئی شریک نہ اُس کا شریک ہے
یہ لاجواب خلق مین وہ لاشریک ہے

فرمائی اُسپہ حق نے جو اک مہر کی نظر ۔ پھیلین شعاعین اُسکی ضیا کی اِدھر اُدھر
بارہ حجاب ہو گئے اُن سے بکر و فر ۔ ہر اک حجاب مین رہا وہ نور جلوہ گر

بارہ ہزار سال کسی مین ہزار سال

پھر تیں اُس کے نور سے دریا ہوئے روان
ابر بہار رحمت باری سے سب نشان

فرمایا غسل اُس نے ہر اک مین بعز و شان
بحر اخیر سے جو وہ نکلا گہر فشان

جو قطرے اُس سے ٹپکے ولی اور نبی ہوئے
ایسے گہر نہ ابر سے پیدا کبھی ہوئے

ہر ایک اُن مین مطلع انوار کبریا
خورشید آسمان ضیا تاج اتقا

قدرت کے حُسن کا تھا مرقع کھنچا ہوا
عالم فروز ماہ سے تا ماہی نور تھا

یون گرد تھے وہ نور حبیب اِلٰہ کے
جسطرح سے ستارے جلو مین ہون ماہ کے

اُن سے کیا یہ واحد بے مثل نے خطاب
وہ کون ہی کہ جس سے تمھاری ہی آب و تاب

نور محمدی کہ تھا اُن سب مین انتخاب
پہلے ہر اک سے بڑھ کے دیا اُسنے یہ جواب

ہم تیرے بندے اور تو پروردگار ہے
قدرت کا تیری سارا یہ نقش و نگار ہے

ہر ایک شان سے جو بڑھا اُس کا افتخار
کہتا تھا اپنے جیمین تری شان کے نثار

کیا کیا دیا ہے تونے مجھے جاہ و اقتدار
آدم کو میری شان کرامت سے ہے وقار

اتنی نوازشش اور تری مجھپہ آج ہو
کل میرے سر پہ کُل کی شفاعت کا تاج ہو

فرمایا حق نے اے مرے محبوب جان نثار
تیرے سوا نہین ہی کوئی میرا راز دار

مین جانتا ہون جو ہی ترا جاہ اور وقار
بخشون گا تیری رائے سے لاکھون گناہگار

مالک کیا ہے تجھکو سفید و سیاہ کا
[illegible]

تیرے لئے جو سیف ہی تیرے لئے علم
تیرے لئے جو لوح ہی تیرے لئے قلم

تجھپر ہر ایک چیز کا دار و مدار ہے
جو چاہے کر جہان مین تجھے اختیار ہے

چمکا جو اس نوید سے وہ نور کردگار
اُسکی چمک سے ہو گیا اک جوہر آشکار
صناعِ لاجواب کی صنعت کے مین نثار
دس حصّے اُسکے ہو گئے ہر ایک نور بار

آرایشِ جہان کے وہ حصے سبب ہوئے
پیدا اُنھین کے مادّون سے سب کے سب ہوئے

افلاک و عرش و کُرسی و لوح و قلم بنے
تسنیم و سلسبیل و بہشت و ارم بنے
دشت و جبال و مال و متاع و درم بنے
حور و پری و جن و ملک اور ہم بنے

جلوہ فروز چشم و نظر مین جو نور ہے
اُس نور کے نثار سب اُس کا ظہور ہے

روح و وجود و آتش و آب و ہواؤ خاک
برجیس و آفتاب و مہ و زہرہ و سماک
فضل و کمال و دانش و انصاف و صفا و پاک
لطف و نوازش و کرم و الفت و تپاک

روشن ہر ایک شے ہے محمدؐ کے نور سے
آواز لن ترانی کی آتی ہے طور سے

رکھا قلم نے تختۂ ہستی پہ جو قدم
آیا یہ حکم کر میری توحید اب رقم
ہیبت سے شق ہوا نہ رہا اُسکے دم مین دم
سجدے کو جُھک گیا اُسی حالت مین یکقلم

برسون اسی خیال مین وہ سرنگون رہا

[illegible]
آتا نہین ہی کچھ میرے وہم و خیال مین
[illegible]
اِتقا ہوا کہ ڈالا ہے سر کیون محال مین

لکھا اِس طرح سے نام خدائے قدیر کا
پہلو مین اُس کے نام بشیر و نذیر کا

جس لوح پر ہو نام احد کا لکھا ہوا
دونون مین ایک میم کا پردہ ہے اور کیا
احمدؐ نہ اُس کے پہلو سے ہو بال بھر جدا
ظاہر ہی جس سے عاشق و معشوق کا پتا

ورنہ خود آپ ہی ہے وہ جلوہ کئے ہوئے
معشوق کے ہے سر کو بغل مین لئے ہوئے

جب لکھ چکا وہ کلمۂ طیب بصد ادب
نامِ بزرگ جس کا ہی زیب کنارِ رب
کہتا تھا جی مین کون ہی ایسا ذی نسب
آواز آئی غیب سے جس کے لئے ہین سب

درگاہ کبریا کا مدار المہام ہے
اِس پر تمام خلق کی حجت تمام ہے

قدرت کے نوبہار کا یہ تازہ پھول ہے
قربت مرے حضور مین اِسکو حصول ہے
یہ نخل بند گلشن فرع و اصول ہے
جو آرزو ہی اِسکی مجھے سب قبول ہے

گر رات کو یہ دن کہے مین اُسکو دن کرون
خاطر کو اِسکی ہر طرح سے مطمئین کرون

آغاز کائنات محمدؐ ہے ذو الکرام
دونون جہان کا رائے پہ ہی اِسکی انصرام
توریت مین لکھا ہی بد فعات اسکا نام
اِس پر ہوا ہی نظم رسالت کا اختتام

یہ راز دار اشہد ان لا آلہ ہے
[illegible]

صلے علے وقار زہے شانِ احترام — اُسکا جواب حق نے دیا باصد احتشام

کِس سے ہو وصف اُس شہ والا مقام کا
اللہ خود جواب دے جس کے سلام کا

پھر حکم خاص حضرتِ جبریلؑ کو ہوا — اِک مشتِ خاک جلد زمین سے اُٹھا کے لا
منظور ہے کہ اِس سے شرف اُسکو ہو عطا — روح الامین نے جا کے زمین سے جو یہ کہا

ہنسکر زمین فرطِ خوشی سے اُچھل پڑی
کچھ خاک تھی سفید کہ مُنہ سے نکل پڑی

روح الامین خاک وہ لائے بصد ادب — اُس سرزمین سے قبرِ منور جہاں ہی اب
تسنیم و سلسبیل سے گوندھی گئی وہ جب — اُس سے بنایا جوہرِ پاک شہِ عرب

برتر نہ کیونکہ عرش سے وہ خاک پاک ہو
نورِ خدائے پاک سے جو تابناک ہو

جس خاک کو کہ نور سے اُس کے ملی ضیا — صلے علے وہ رتبہ ہی اُسکا کہوں مین کیا
یہ عرش اُسکے ساتھ جو میزان مین تُلا — اِسکا تو پلہ اُٹھگیا اور اُس کا جُھک گیا

یہ پہنچا آسمان پہ شبک سنگ بار سے
وہ رہگئی زمین پہ ہزارون وقار سے

سب ہو چکے جو نورِ محمدؐ سے جلوہ گر — فردوس و عرش و کرسی و لوح و قلم سقر
جن و پری و جانور و قدسی و بشر — الماس و لعل و نیلم و یاقوت و بحر و بر

دامن گُہر سے حضرتِ آدم کا بھر دیا

پیش نظر جو روح کے تھا نور کردگار
نورِ نبی سے مِل گیا جب اُس کو افتخار
آدمؑ کی مشت خاک سے کرتی تھی وہ قرار
خود دوڑ کر وہ آگئی اِس شوق کے نثار

اِنسان کے وجود کی آغاز ہوگئی
اللہ رے خاک خلق مین ممتاز ہوگئی

سجدے فرشتے کرتے تھے اُنکی جناب مین
ہر انتخاب سے تھا شرف اِنتخاب مین
شان وشکوہ وفخر تھے حاضر رکاب مین
قاصر زبان ناطقہ ہے اُن کے باب مین

حاصل ہوئی شکوہ جو اِس فخر و جاہ کی
تعظیم تھی یہ نور رسالت پناہ کی

آدم نے پھر یہ عرض کی ای قادر غیور
دِل مین ہی ٹھنڈک اور طبیعت کو ہی سرور
پیشانی مین جو میری ہی اُس نور کا ظہور
لیکن بغیر اُسکے نظر مین نہین ہے نور

کیا ہی بزرگ شان ہی اُس پاک ذات کی
اوترا وہ نور اُنگلیون مین سیدھے ہات کی

ہاتون کو چوم چوم کے کہتے تھے مرحبا
ناطق ہی تیری شان مین والشمس والضحےٰ
تو کاف ونون کے ہی معانی کا مدعا
تیری ضیا سے چشم تمنا کو ہے ضیا

جو چومتے ہین ہاتون کو حضرت کے نام پر
احسان ہے یہ جدِّ علیہ السلام پر

حق نے جو وہ گھر دیا اُس کو تو بیشتر
اِس کو جو کوئی صرف کرے دیکھ بھال کر
تاکید کی اِس امر کی ای اصل ہر بشر
ارحام پاک مین یہ رہے نور جلوہ گر

کیا ہی خدا کو نور پہ اپنے نگاہ تھی

آدم کے بعد اُس سے ہوئے جو بہر سبب
اُنکی طرف تھا زہد وہ تھے زہد کی طرف

پابندی سے اِس امر کے دائم رہا شرف
عز و وقار بہر قدمبوسی صف بصف

حصّے مین تھا وقار خدا داد آپ کے
تھے اِنتخاب فخر مین اجداد آپ کے

اِک عرصہ تک وہ نور دل افروز کبریا
اِس پردہ مین رہا کبھی اُس پردہ مین رہا

اپنی تجلّیون کی دکھاتا رہا ضیا
سب مین اخیر حضرتِ عبداللہ کو مِلا

عرشِ برین پہ کیونکہ نہ اُس کا دماغ ہو
مشعل فروز خلق مین جس کا چراغ ہو

عالم فروز حُسن تھا عبداللہ کا جمال
مہر ویونکا تھا اُسکے نہ ملنے سے غیر حال

تارِ شعاعِ مہر ضیا بار بال بال
گھُٹ گھُٹ کے ہوگیا تھا ہر اک صورتِ ہلال

پیشانی مین جو آپکے حضرت کا نور تھا
قامت پہ غش نہال سرِ کوہِ طور تھا

وہ رُعب تھا جبین مقدس سے جلوہ گر
بتخانہ کوئی راہ مین آجاتا تھا اگر

پاسِ ادب سے رہتا تھا ہر ایک دور تر
گر پڑتے تھے زمین پہ بُت کانپ کانپ کر

کیا نور ذوالجلال کے رُعب وجلال تھے
پہلے ہی اُنکے آنے سے بُت پائمال تھے

مصروف تھے شکار مین اکدن وہ نامدار
تیر جنودِ غیب کا ہر اک ہوا شکار

آئے مقابلے کے لئے چند نابکار
کیا تاب تھی جو اُن سے کوئی کرتا کارزار

شق ہونیکا جو نور نبی سے خیال تھا

دیکھی وہان وہب نے جو وہ غیب کی مدد
عبداللہ کی بزرگی کی ہاتھ آگئی سند
چاہا کہ آمنہ کو کرون اس کے نامزد
تھی عبدمطلب کو بھی پہلے سے اِسکے کد
دونون طرف سے عقد کے اِقرار ہو گئے
اِک رشتہ مین دو گوہرِ شہوار ہو گئے

عبداللہ سے جو وہ گہرِ تاجِ اِتقا
عصمت پناہ آمنہ خاتون کو ملا
ہر شاخ باردار ہوئی ہر شجر ہرا
جسپر نگاہ کرتے تھے تھا وہ ہرا بھرا
بو آج تک وہی ہے گلون کے دماغ مین
اِترا رہا ہے پھول کے گل ہر چراغ مین

اُس بے بہا گہر سے ہوئی وہ جو بہرہ ور
تھی بارہوین جمادی الآخریٰ کی جلوہ گر
اور جمعہ کی وہ رات نہایت ہی لطف پر
حیران تھا جسکے حسن لطافت پہ خود قمر
نیک اختری کا عرش برین پر دماغ تھا
ہر اک ستارا حسن عمل کا چراغ تھا

آنکھین تھین منتظر کہ یہ نورِ نظر ملے
افلاک کی دعا تھی یہ رشکِ قمر ملے
معدن کی آرزو تھی کہین یہ گہر ملے
سبزہ یہ کہہ رہا تھا کہ ایسا خضر ملے
جب آمنہ کو ملگیا سب گرد ہو گئے
یک لخت جوش خاطرونکے سرد ہو گئے

سوئے نصیب دیر کے جاگے حرم کے بخت
یکبارگی بدل گئے سارے جہان کے رخت
پھولا نہ بوستان مین سمایا کوئی درخت
دہشت سے اُلٹے اہل ضلالت کے تاج و تخت
ابلیس سر پٹکنے لگا سنگ کوہ سے

مشرق کے ... ہم ہوئے ...
ہین جسکی آب و تاب سے یہ شمس اور قمر
... کو ستاتی یہ خبر
وہ آج آمنہ کو عنایت ہوا گہر

اب آمد رسول دو عالم قریب ہے
دوڑو زیارتون کو جو یاور نصیب ہے

دیوار و در کو دیتے تھے دیوار و در نوید
کیجے جدھر کو گوش سماعت اُدھر نوید
برگ و شجر کو دیتے تھے برگ و شجر نوید
دیتی تھی خود نوید کو بھی آن کر نوید

ہر سنگ و خشت کی جو زبان پر نوید تھی
گویا کہ اپنے جامہ سے باہر نوید تھی

ابتک وہ نور پردۂ عصمت مین تھا نہان
وان دی نہ اُسکو موت جفا کار نے امان
بہر سفر پدر نے کمر باندھی ناگہان
اک نکتہ اسمین قدرت حق کا تھا درفشان

برتر پسر سے تا نہ پدر کا مقام ہو
ہر ایک کا اسی پہ درود و سلام ہو

یہ سن کے آمنہ نے کیا نالہ و بکا
کہنے لگے فرشتے الٰہی یہ کیا ہوا
جس سے زمین پھٹ گئی اور چرخ ہلگیا
تیرے حبیب کے کوئی سر پر نہین رہا

جلوہ کیا جہان مین نہ ابتک یتیم نے
کھینچا پدر کو شوق دیار قدیم نے

آئی صدا کہ کس لئے یہ شور اور فغان
ہمنے شکم مین ماہی کے یونس کو دی امان
واقف نہین ہماری عنایت سے کیا جہان
آنے دیا نہ چاہ کا یوسف پہ کچھ زیان

اورونپہ جب رعایتین ہم دم بدم کرین

اور وہ حبیب جس سے خدائی کا اِنتظام
باقی رہی تھی ایک شہادت براے نام

دونون جہان کی خوبیونکا اُسپہ اختتام
سو وہ بھی اُس کے دونون نواسونپہ کی تمام

وقت ولادت آنحضرت صلعم

کلک قضا نے عرش پہ لکھا دریغ سے
اک زہر سے شہید ہو اور ایک تیغ سے

ساقی کہان ہی جام شراب طہور کا
چھایا ہوا ہے چار طرف ابر نور کا

وقت آگیا ہے رحمت حق کے ظہور کا
شیشہ کا مُنہ کہلے تو مزا ہے سرور کا

خالق کی حمد مین ہین ملائک تلے ہوئے
آٹھون بہشت کے ہین دریچے کہلے ہوئے

وہ نو مہینے حمل کے جب ہو گئے تمام
عشرت کی آسمان سے زمین تک تھی دھوم دھام

فصلِ بہار نے کیا عالم کا اِنتظام
حورونکی ٹولیان تھین فرشتونکے اژدہام

گھر آمنہ کا فخر مین بالاترین ہوا
فرشِ زمین کا عرشِ برین جانشین ہوا

پھولون کی آبِ رحمت باری سے آبرو
اترا رہا ہے بلبلون کا رنگ آرزو

مہکی ہوئی ہے چار طرف موتیا کی بو
رطب اللسان درود سے ہے مرغان خوش گلو

مذکور ہے ولادت عرش افتخار کا
محفل ہے یا کہلا ہوا تخت بہار کا

طرفہ بہار ہے کہ جہان باغ باغ ہے
لالہ کا داغ نزہت گل کا چراغ ہے

دم بھر نسیم کو نہ چمن سے فراغ ہے
سبزی مین وہ بہار کہ لالہ کو داغ ہے

فوارے جوش فرط طرب سے اوچھل پڑے

سجدے مین لایزال کے ہر برگ و بار ہے — گویا بہار قدرت پروردگار ہے

برسے گہر مراد کے ابر شمیم سے
دامن خوشی کا بھر گیا دُرِّ یتیم سے

گلزار آرزو مین نسیم طرب چلی — سبزہ لہک رہا ہی شگفتہ کلی کلی
ہر شاخ اہتزاز ہوا سے پہلی پہلی — عطرِ جنان سے مہکی ہوئی ہی گلی گلی

شبنم کے قطرے سبزہ پہ ایسے پڑے ہوئے
مینا مین جسطرح سے ہون موتی جڑے ہوئے

آمد ہی بادشاہ ملائک سپاہ کی — آنکھین زمین سے لڑ رہی ہین مہر و ماہ کی
نوبت فلک پہ اشہدان لا الہ کی — ہاتون اوچھل رہی ہی زمین سجدہ گاہ کی

قربان شکوہ مقدمِ خیر الانام کے
چارون طرف نقیب درود و سلام کے

عرشِ برین پہ آج زمین کا مزاج ہے — رحمت کا ہی نزول سعادت کا راج ہی
ماہی سے تا بماہ پُر انوار آج ہے — جو ذرّہ ہے وہ مہر منور کا تاج ہے

وقت ولادت آنحضرت صلعم

شمس الضحےٰ و بدر دجا کا ظہور ہے
تعظیم کو اوٹھو کہ نزول حضور ہے

ماہِ ربیع اولی کی تاریخ بارہوین — برجِ شرف سے پیدا ہوا آفتاب دین
بوسے زمین کو دیتے ہین افلاک کے مکین — رکھتی نہین زمین پہ قدم فخر سے زمین

اُن کے ظہور نے جو کیا نیک پیر کو

پیدا ہوئے وہ عرش بریں جنکی جلوہ گاہ
پیدا ہوئے وہ جنکی حدوث و قدم میں راہ
پیدا ہوئے وہ ارض و سما کی ہیں جو پناہ
پیدا ہوئے وہ نور سے جنکے ہیں مہر و ماہ

کوئی نہیں خدائی میں ہمپایہ آپ کا
روشن دلیل ہے کہ نہ تھا سایہ آپ کا

پیدا ہوئے وہ شان میں جنکی درود ہے
پیدا ہوئے وہ جنسے ہر اک کی نمود ہے
پیدا ہوئے وہ جنکے لئے ہست و بود ہے
پیدا ہوئے وہ جنسے ہر اک کی کشود ہے

مختار ہیں زمین کے گردون پناہ ہیں
محبوب کبریا ہیں دو عالم گواہ ہیں

پیدا ہوا جو مالک کل کا وزیر ہے
پیدا ہوا جو نور خدائے قدیر ہے
پیدا ہوا جو رب علا کا سفیر ہے
پیدا ہوا جو شاہ بشیر و نذیر ہے

کیا ہیبتِ جناب رسالت پناہ ہے
لب پر بتون کے اشہدان لا الہ ہے

پیدا ہوا جو صبح ازل کا امام ہے
پیدا ہوا جو مالک دار السلام ہے
پیدا ہوا جو شافعِ روزِ قیام ہے
پیدا ہوا جو خسروِ والا مقام ہے

ہر اک قدم پہ عصمت و عفت کا فرش ہے
آدم کو ناز ہے کہ زمین آج عرش ہے

پیدا ہوا وہ مرسلون کا جو امام ہے
پیدا ہوا وہ جس کا سلامی سلام ہے
پیدا ہوا وہ جسکی شفاعت سے کام ہے
پیدا ہوا وہ جس کا شہنشہ غلام ہے

عالم میں اُسکے جشن ولادت کی دھوم ہے

تھے اِنتظار مین جو فرشتے اِدھر اُدھر
ہر ایک کی تھی حسن خداداد پر نظر

ق اعظم کا نقشہ تھا انھوین جلوہ گر
کہتے تھے جھُوم جھُوم کے یا سید البشر

جو کچھ کہ ہے سترگ تو ئی قصّہ مختصر
بعد از خدا بزرگ تو ئی قصّہ مختصر

اے آفتاب مطلع ایجاد السلام
اے عرش و خلد کرسی کی بنیاد السلام

اے مقطع قصیدہ ارشاد السلام
اے بازوئے نمازہ کی امداد السلام

مصروف سب ہین تیرے سلام و نیاز مین
آواز السّلام ہے ہر اک نماز مین

ای تجھ سے علم ذات کی تمہید السلام
ای تجھ سے کفر و شرک کی تردید السلام

ای تجھ سے دین پاک کی تائید السلام
ای تجھ سے شہر شہر مین توحید السلام

ہل چل ترے ورود سے لات و منات مین
ناقوس کلمہ پڑہنے لگے سومنات مین

ای مصحفِ مجید کی تفسیر السلام
ای کعبۂ جلال کی توقیر السلام

ای شوکت نماز کی تکبیر السلام
ای یادِ حق کے ورد کی تاثیر السلام

قرآن مین وصف ہی ترے جاہ و جلال کا
صلوٰ علیہ سلمو شاہد کمال کا

اے رازدار احمد بے میم السلام
اے ختم تیری ذات پہ تکریم السلام

اے نقش لوح صنعت تقدیم السلام
اے فرض تیری خلق پہ تعظیم السلام

قرآن مین جا بجا ترا مذکور آیا ہے
[illegible]

اے تاجدار کشور اسلام السلام
اے زیب طاق عرش ترا نام السلام
اے شان فخر و شوکت اکرام السلام
اے ختم تجھپہ حق کا ہی پیغام السلام

مرجع توہی جہان مین ہے حسن کلام کا
یٰسین مین بھی سین ہے تیرے سلام کا

اے کان حق کے گوہر نایاب السلام
اے صبح دین کے مہر جہان تاب السلام
اے بحر علم کے دُرِ شاداب السلام
اے زیب شان منبر و محراب السلام

کعبہ جو سُن کے تیری بشارت اوچھل پڑا
ہر ایک بُت یہ کانپا کہ باہر نکل پڑا

اُس پھول کے جو کھلنے کی عالم مین تھی خبر
جب دیکھا کچھ اثر نہین ہوتا ہے کارگر
اِظہر تھا بلبلان ارم کی زبان پر
بسم اللہ سے اِسے دیا پھر ربط سو جگر

کیا عشق تھا جناب کو پروردگار سے
بسم اللہ سُن کے آئے نسیم بہار سے

ہونیکی اُنکے تھین جو نشاطین بڑی بڑی
پھرتی تھین انتظار مین حورین کھڑی کھڑی
تکتی تھی آنکھ راہ گذر مین پڑی پڑی
ہر لحظہ لحظہ گن رہا تھا ہر گھڑی گھڑی

دِن ڈھونڈتا تھا مہر کی مشعل لئے ہوئے
اور شب چراغ ماہ کا روشن کئے ہوئے

گرتے تھے ٹوٹ ٹوٹ کے اختر زمین پر
گویا تھی موتیون کی نچھاور زمین پر
ہر ایک ہو کے آتا تھا مضطر زمین پر
کھاتی تھی خود زمین بھی چکّر زمین پر

بیتاب تھا ہر ایک زیارت کے شوق مین

[illegible] ہوا جب قریب — [illegible]
کہتی تھی رات مجھ مین ہو یارب وہ جلوہ گر — دن کی تھی آرزو کہ بڑھے میرا کر وفر

حق نے دعا ہر ایک کی باہم قبول کی
دونون کے درمیان ہوئی آمد رسول کی

ہوتے نہ آپ شبکو تو کرتی جگر کو چاک — دن کو اگر نہ ہوتے تو دن بھر اوڑاتا خاک
اسواسطے یہ ٹھیری صلاح خدائے پاک — دونون بہم ہون نور سے اُسکے فروغناک

جس وقت رات جانیکو اور دن تھا آنے کو
روشن کیا حبیب نے اپنے زمانے کو

پیدا تو آپ ہو چکے تھے سب کے بیشتر — تشریف لائے خلق مین تو لائی دیر کر
کیا پوچھتے ہو کیون ہوا عرصہ یہ اسقدر — صلے علے پڑھے اسے سُن سُن کے ہر بشر

فرقت گوارا تھی نہ خدائے جلیل کو
پہلو مین اپنے رکھتا تھا اپنے خلیل کو

جب دیکھا کفر و شرک ہی خلقت کو دلنشین — اپنا خیال اپنی طبیعت ہے اپنا دین
توحید کو ہماری کوئی جانتا نہین — بُت ہی کہین خدا کہین آتش کہین زمین

بھیجا اُنہین زمانے کی تلقین کے لئے
اور ساےیا پاس رکھ لیا تسکین کے لئے

اسکے سوا اک اور بھی ہی دیر کا سبب — بیعت ہر اک نبی نے کی حضرت سے باادب
آتے جو پہلے ہوتے معطل وہ سب کے سب — ہر ایک کرتا آپ ہی سے اقتدا طلب

آنکھون مین جو کمال مروت کا نور تھا [illegible]

اں نکتہ امین اور بنی ہی قابل پسند
جاتا ہے بادشاہ کا جس ملک کو سمند

ہوتا ہے پہلے فوج کا نیزہ وہان بلند
حضرت تھے شاہ اور نبی فوج ارجمند

خود تو رہے حمایت پروردگار مین
لشکر کو پہلے بھیجدیا ہر دیار مین

تھے جد جو عبد مطلب اُس پاک ذات کے
جسوقت آپ پیدا ہوئے وہ حرم مین تھے

آئے نوید سُن کے زیارت کے واسطے
آواز دی کسی نے نہ آگے قدم بڑھے

جب تک نہ سیر دیکھنے سے عرش طیر ہون
سو سو قدم پرے رہین اپنے کہ غیر ہون

کیا وقت تھا وہ رحمت حق کے نزول کا
سر مین ہر ایک غنچہ کے دعویٰ تھا پھول کا

مطلب کو تھا خیال نہ اپنے حصول کا
چہرے پہ اُسکے غازہ تھا رنگ قبول کا

دِل سے ارادے آنے مین گرد یر کرتے تھے
اقبال پر فراق کے صدمے گذرتے تھے

کعبہ نے جھک کے سجدہ کیا پیش ذوالجلال
خم ہوگئے سلام کو افلاک اور جبال

گویا ہے زبان ناطقہ شاہون کی گرتھی لال
اعجاز یہ ہے جسکا تصور بھی ہے محال

جتنے تھے بُت زمین کے سب بولنے لگے
توحید مین خدا کی زبان کھولنے لگے

کسریٰ کا قصر کانپ گیا کنگرے گرے
اصنام سب نظر سے دہے ہی دھر گرے

کاہن رہے تھے جتنے زمین پر مرے گرے
باطل ہوا عمل تو پرے کے پرے گرے

مٹی خراب ہوگئی لاتون سے دیر کی

دریائے ساوا سوکھ گیا صورت سراب
شاداب یہ ہوا تو ہوئی خاک اسکی آب
بحر سماوا کی بڑھی پانی سے آب و تاب
اس کا تو یہ حساب ہوا اسکا وہ حساب
زردشتیوں کی آبرو سب گرد ہوگئی
پانی پڑا جو آگ پہ تو سرد ہوگئی

رہبانیونکے چہرے تھے رنج و تعب سے فق
بیکار تھے زبور اور انجیل کے سبق
کہتے تھے ہم سمائین زمین ہو کہین سے شق
طاقون مین رکھے رہگئے توریت کے ورق
اسلام کی ہر ایک کو تائید ہوگئی
ہر ملت و طریق کی تردید ہوگئی

شیطان کے سر پہ ٹوٹ پڑا غم کا آسمان
کعبہ پہ سبز سبز نظر آتے تھے نشان
ہاتون مین ہتکڑی پڑی پاؤنمین بیڑیان
ہر قصر کی بہار پہ جان دیتا تھا جنان
کچھ ایسی ہر طرف سے تھی کثرت صواب کی
پس پس کے خاک ہوگئی مٹی عذاب کی

کہتی ہین آمنہ کہ شکم مین تھی جب رسول
ٹوٹا بدن کسل سے نہ خاطر ہوئی ملول
رحمت کا ہر طرف سے طبیعت پہ تھا نزول
معلوم بھی نہ ہوتا تھا یہ حمل ہے کہ پھول
جون جون وہ روز عیش و خوشی کے گذرتے تھے
بگڑے ہوئے نصیب جہان کے سنورتے تھے

شش ماہ تک نہ مجھکو تھی اس راز کی خبر
شش ماہ ہوچکے تو کوئی شخص آن کر
خالی شکم ہے یا ہے کوئی نور جلوہ گر
کہنے لگا کہ مادر سلطان بحر و بر
واللہ دو جہانمین تو صاحب نصیب ہے

دہشت سے دل اوچھلنے لگا چار ہات — مرغِ سفید رنگ ہمہ صورت نجات

سینہ پہ میرے آکے پر و بال مَل گیا
سارا وہ خوف عیش وخوشی سے بَدل گیا

پھر آیا ایک شخص وجاہت مین انتخاب — جلوہ فروز نور منور سے آب وتاب
ہاتون مین اُس کے کاسۂ بلور آفتاب — جسمین زلال کوثر وتسنیم جائے آب

مُنہ سے وہ میرے جام بلورین لگا دیا
تشنہ تھی جوش شعلۂ آتش بجھا دیا

پیتے ہی اُس کے ہوگیا ایسا نظر مین نوُر — نظارے سے جھپکتی تھی چشم فروغ حور
پردہ رہا نکوئی جہان مین مرے حضور — یکسان نگہ کا طور تھا نزدیک اور دور

جلوے دکھائے اپنے مجھے روم شام نے
بصرے کے سب مکان تھے آنکھون کے سامنے

بعد اُسکے ایک ابر ہوا چرخ پر عیان — پردے مین اُسکے تھا کوئی اسطرح دُرفشان
اِسکو دکھاؤ عالم بالا کی خوبیان — اِس سے رہے نہ بھید کسی راز کا نہان

ماہی سے تابماہ ہراک فیضیاب ہو
ذرّے کے سر پہ تاج سر آفتاب ہو

وہ ابر نو بہار پھر اوترا زمین پر — آغوش مین لیا اُسے پیشانی چوم کر
گلزار دو جہان مین پھر ایا اِدھر اُدھر — باقی رہا نہ پست وبلند ونہ بحر و بر

رازِ نہان کا سینہ مین گنجینہ ہوگیا

رشتہ تھا اُسکا رگ سے ہراک جانکی پدید	جسپر درود پڑہتے تھے ہر سمت سے سعید

کیا قامت جناب پہ موزون وہ جامہ تھا
گویا کہ جزو کُل کی شفاعت کا نامہ تھا

پھر عورتین کہ شکل تھین عصمت کی وہ تمام	خوشرو و خوش سلیقہ و خوش خو و خوش کلام
عز و وقار و فخر مین ہر ایک ذو الکرام	حوا و سارا حاجرہ اور آسیا تھا نام

بیتاب تھین جو شوق مین خیر الانام کے
حورون کے ساتھ آئین بھانہ سے کام کے

طشتِ طلا تھا ہاتھ مین حوا کے نقش کار	ابریق نقرہ تاب سے سارا تھی ہوشیار
تھا عطر دان حاجرہ کے پاس مشکبار	مندیل سے تھے آسیا کو سیکڑون وقار

نہلا دُھلا کے عطر مین جامہ بسا دیا
مندیل سر پہ باندھ کے دولہا بنا دیا

عالم فروز جب ہوا وہ نور کبریا	سر سوئے کعبہ سجدے کے خاطر جھکا دیا
پہلے جو کچھ کہا سو وہ اللہ ہی کہا	آیا نہ حرف لب پہ کوئی اور ماسوا

قربان ہین فرشتے محمدؐ کی شان پر
تسبیح کردگار تھی اُس دم زبان پر

پھوپی کی آرزو تھی کہ اب قطعہ کیجے ناف	اِس نیگ کے صلے مین ملے خلد کی کفاف
آئی صدای غیب کہ اس امر سے معاف	یہ ہین حبیب خاص ہر اک شے سے پاک و صاف

مختون اور ناف بریدہ یہ آئے ہین
آرایش جہان سے کشیدہ یہ آئے ہین

یہ وہ ہے جس کا حسن ہی آئینہ جمال
یہ وہ ہی کن کے نکتہ کہ آغاز جسکا خال
یھ وہ ہے جس کی زیب ہی تماشہ گاہ
یھ وہ ہی جسکا رہتا ہی ہر دم ہمین خیال

سراپا حضور پرنور — اِس کے بغیر کرتے نہ پیدا کسی کو ہم
پیش نگاہ رکھتے ہین سب مین اِسی کو ہم — احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلعم

ساقی وہ مے پلا کہ کرے سرخرو مجھے
نعت حبیب پاک کی ہی جستجو مجھے
دیکھے جو پھول نذر مین دی رنگ و بو مجھے
اِس کے سوا نہین ہی کوئی آرزو مجھے

ہے فکر رات دن اسی بحر خطیر کا
اک جرعہ دے تو پار ہو بیڑا فقیر کا

کہتی ہے فکر لکھے سراپا حضور کا
کیا کیجے گم چراغ ہے عقل و شعور کا
جلوہ دکھائیے شجرِ کوہِ طور کا
نقشہ کہین بھی کھنچ سکتا ہی حق کے نور کا

اہل یقین حسن کے ہون داخل صواب ہین
قرآن نقل کرتا ہون اُس کے جواب مین

وہ سر بزرگ اور وہ فرق اُسکے درمیان
روشن ہوا یہ کہین جو بہت موشگافیان
واللیل کی سحر اُسے کہتے تھے سبح خوان
د لیلتہ البرات مین ہی ایک کہکشان

کیونکر جلا نہ اُس سے ہو چشم یقین کی
حقا کہ سیدھی راہ تھی دینِ مبین کی

روئے فروغناک تھا والشمس کی مراد
آنکھون کو دیکھ دیکھ کے کرتا تھا صاد صاد
اور ریش مشکبار یہ واللیل دل نہاد
ابرو کی مد سے رکھتی تھی بسم اللہ اعتقاد

اگر بینی اور زلف و دہن مین فہیم ہین

تفسیر والضحیٰ کی جبین سے تھی نور بار
لب وہ کہ جنکے خندہ سے والفجر آشکار
رُخسار دونون سورۂ یوسف کے یادگار
یٰسین کے تھے سین کے دندان رازدار

قرآن تمام ختم تھا اُس پاک ذات پر
سو آیتین گواہ ہین اِس بینات پر

دندان تھے آب و تاب مین رشک دُر عدن
دریائے وصف مین جو ہوئی فکر غوطہ زن
گویا بھرا تھا موتیون سے آپکا دہن
مشکل سے ہاتھ آیا یہ اک گوہر سخن

صورت مین تھے نقاط سے باہم لڑے ہوئے
قرآن کی سطر مین تھے وہ موتی جڑے ہوئے

تار نگاہ زہد تھے مژگان پہ جان نثار
اور پتلی اُن مین آیۂ والشمس والنہار
آنکھونکے ڈورے سبح امامت کے رشتہ دار
جس طرح سے شعاعون مین خورشید نور بار

ہے عقل پیش زیر و زبر اُن کے باب مین
اعراب تھے وہ دین مبین کی کتاب مین

صدق و صفا کے باغ کے دو پھول دونون گوش
حق سے تھے لو لگائے ہوئے اور حق نیوش
غنچہ کی طرح اُنکی صفت مین ہین لب خموش
ہر روز اُن سے کرتے تھے سرگوشیان سروش

پردون مین اُنکے روشنی ہر ایک نور کی
اور لو سے لو لگائے ہوئے شمع طور کی

چاہ ذقن کے وصف کے مت پوچھیے مزے
جنت کے چشمے دور مین تھے اُسکے کر کلے
گویائی جسکے شوق مین لب چاٹتی رہے
یوسف سے اُسکی چاہ مین پانی بھرا کیے

برسون کنومین جھکائے ہین وہم و خیال نے

آغوش عین مطلع والشمس والضحے
قد قامت الصلوٰۃ کے سانچے مین تھا ڈھلا

مابین کتف مُہر نبوت لگی ہوئی
پھرتی تھی ساتھ ساتھ شفاعت لگی ہوئی

بازو ہر ایک دست خدا کا ارادہ تھا
قدرت کے زر مین لپٹا ہوا سیم سادہ تھا
داد و دہش کے واسطے ہر دم کشادہ تھا
یہ اِس سے کم نہ اور وہ اُس سے زیادہ تھا

میزان عدل مین تھے برابر تُلے ہوئے
دونون نشان فتح و ظفر کے کھُلے ہوئے

مین کیا کہون کلائیان کیا تھین حضور کی
سرو بہار حسن مین شاخین بلور کی
فانوس آستین مین دو شمع نور کی
مشعل فروز راہ مین نزدیک و دور کی

تھا دستگیری مین ید طولے ہر ایک کو
گرداب چاہ جہل سے کھینچا ہر ایک کو

پہونچے وہ جنکے ہاتھ مین اُمت کی تھی عنان
شہ زور و دستگیر ضعیفان ناتوان
کف وہ کہ جسمین تھے ید بیضا کے سب نشان
جسپر یقین کلید جنان کا وہ اُنگلیان

پنجہ تھا بدر اور وہ ناخن ہلال تھے
شق القمر سے چٹکی مین جنکی کمال تھے

وہ ہاتھ جنکی ضرب سے کفار کو شکست
یکدست بیش اُنکے زبردست زیردست
دونون جہان کی قبضہ مین اُنکے کشاد و بست
تعریف اُنکی دست تصوّر سے دور دست

کچھ ایسی دست یاب تھی قدرت ہر ایک کو

آئینۂ شکم کی صفائی پہ غش چمک ۔ نافون مین بوئی ناف کی ہر آجتک مہک

سینہ کی جو کشادگی صورت دکھا گئی
بھولے ہوئے کو یاد الم نشرح آگئی

صلے علےٰ کمر تھی کہ اک راز تھا نہان ۔ ٹھکانہ ٹھہرا حُسن لطافت سے درمیان
باطن مین تو نہان تھی وہ ظاہر مین تھی عیان ۔ کہتے تھے اُسکو گاہ نہین اور گاہ ہان

مثل نگاہ آنکھون مین سب کے بسی ہوئی
کفار کے تھی قتل پہ ہر دم کسی ہوئی

ساقین وہ دونون کعبۂ اسلام کی ستون ۔ اللہ اکبر ایسی بزرگی مین یقین فزون
تھی ساق عرش سامنے دونون کے سرنگون ۔ اندیشہ کو یہ فکر کہ تشبیہ کس سے دون

دو شمع رہنمائی کی مشعل لئے ہوئے
سر پر چراغ طور کا روشن کئے ہوئے

کیا پاؤن تھے کہ ہر جگہ ثابت قدم رہے ۔ پتھر پہ گر پڑے تو وہین نقش جم رہے
پامردیون سے اُنکی عرب اور عجم رہے ۔ دونون زمین اور زمان اُن سے تھم رہے

موسیٰ کے پاس طور پہ نعلین اوتر گئین
اور انکی عرش اعلےٰ سے آگے گذر گئین

تلوا زمین پر نہ کبھی پاؤن کا لگا ۔ اوبھرا ہوا ہمیشہ علو پائی سے رہا
ایڑی پہ اُنکی سب کو یقین گوئی ماہ کا ۔ پنجے سے آفتاب کا پنجہ پھرا ہوا

جس نے قدم لئے وہی پرنور ہو گیا

جلوہ فروز ہوتا تھا مجلس مین وہ اگر | یکسان تھا مثل شمع ہر اک سمت جلوہ گر

صانع کی صنعتون کا سراپا کمال تھا
روشن اِس آئینہ سے رُخِ لایزال تھا

بیٹھی مگس نہ جسم مبارک پہ بھولکر | کرتا تھا ابر راہ مین سایا جناب پر
فیضِ قدم سے ہوتے تھے پتھر بھی نرم تر | انگشت کے اشارے سے ٹکڑے ہوا قمر

اُنکے کمال کے ہوا گر رنگ سے شجر
پیدا شجر سے سنگ ہوا اور سنگ سے شجر

جاتے تھے جسطرف کو شہنشاہ نیک خُو | آتی تھی تین روز وہان مشک کی سی بو
ہوتی تھی جس کسی کو شہ دین کی جستجو | کہدیتی تھی بہار چمن بیز عطر کو

آنکھین بچھائے عنبر سارا تھا راہ مین
ذرّہ بخوبیٔ نافہ سے کم تھا نگاہ مین

اُس بحر فیض کے تھا پسینہ مین یہ اثر | ہوتا تھا عطر سونگھکے خوشبؤ عرق مین تر
بیمار ہوگیا جو کوئی اُس سے بہرہ ور | بہر سلام آئی شفا ہاتھ باندھ کر

اچھے کئے مریض جو اُس کی شمیم نے
نرگس کو دی نوید بہارِ نسیم نے

قدسی اُنہین جھلاتے تھے جھولے مین آنکر | لڑکونکی طرح کھیل کی جانب نہ تھی نظر
ہوتا تھا آپ کا جو کسی راہ مین گذر | بہر سلام جھکتے تھے اشجار سربسر

شق ہونے سے جو جان چرایا تھا ماہتاب

آتا تھا وقت جس گھڑی رفع ضرور کا | واقف نہ اُس سے تھا کوئی نزدیک و دور کا

ہو جاتی تھی صفائی خود امداد غیب سے
واللہ پاک ذات تھی ہر ایک عیب سے

وہ اُنگلیوں سے دودھ کی نہرین ہوئین رواں | آبِ حیات کاٹتا تھا جنپہ اُنگلیاں
اعجاز عیسوی تھے لب لعل سے عیاں | آتی تھی بات بات مین موسیٰ کی جانمین جان

تفسیر محمد رسول اللہ | اُن کا کلام عین خدا کا کلام ہے
شاہد مرے کلام کا مصحف تمام ہے | والذین معہ اشدا

تعریف اُنکی کوئی لکھے کیا مجال ہے | شرمندہ نارسائی سے وہم و خیال ہے
اِس گفتگو سے پنبہ دہن قیل و قال ہے | ایسی محال ہے کہ زبان گویا لال ہے

کرتے ہین قصد جسگھڑی اُسکی رقم کا ہم
مُنہ اپنا دیکھتا ہے قلم اور قلم کا ہم

فرمان روائے ملکِ ازل نائب خدا | شیرازہ بند دفتر اوراق دوسرا
شمس الضحا و بدر دجا تاج انبیا | ایمان کی جان دیدۂ اسلام کی جلا

قرآن نہال دین کا ثمر اور وہ پھول ہے
قرآن سے پہلے خلق مین اُسکا نزول ہے

ملک و ملک مین اُس کاروانِ سکہ مبین | روشن ہے اُسکے نام سے مُہرِ نگین دین
وہ نقش اوّلین ہے وہ سرتاج آخرین | آدمؑ سے تا بہ عیسیٰ رہے اُسکے جانشین

دنیا مین جسکو صدر رسالت عطا ہوئی

اُن پر کیا خدا نے رسالت کا خاتمہ
علم وکمال وفضل وبلاغت کا خاتمہ
زہد وریاض وصبر وقناعت کا خاتمہ
سب خاتمون سے بڑھ کی شفاعت کا خاتمہ

ایسے نہ کائنات مین عالی گھر ہوئے
خود ہی تو مبتدا ہوئے خود ہی خبر ہوئے

دیتا تھا پہلے جسکو نبوّت جناب رب
ایمان اُسپہ لائے تو تھا خیر کا سبب
اعجاز اُس سے کرتے تھے اعدای دین طلب
ورنہ بلا مین ہوتے تھے ماخوذ سب کے سب

چاہا خدا نے دور کرے اِس عذاب کو
بھیجا برائے رحمت عالم جناب کو

رتبے مین ہین وزیر بھی اُسکے بزرگ تر
عثمانؓ سوم ہین چوتھے علیؓ صاحب الظفر
صدیقؓ اوّل اور دوم حضرت عمرؓ
ہر ایک تاج کشورِ اسلام کا گھر

چارون نے دین حق کے مدارج بڑھا دئے
لاکھون بتون کو کلمۂ طیّب پڑھا دئے

صدیقؓ وہ کہ بعد نبیؐ صاحبِ وقار
اور وہ عمرؓ کہ کافرون مین جس کا اضطرار
تاجِ سر خلافت وجان باز ویار غار
بانگ صلوة سے کیا سوتون کو ہوشیار

لرزان ہین اُسکی تیغ سے کفّار آج تک
کانون مین بس رہی ہی وہ جھنکار آج تک

عثمانؓ وہ کہ جامع قرآن لایزال
شرم وحیاؤ مہر ومروت مین بی مثال
دو نور کے فروغ سے اک شان ذوالجلال
اُسکے قدم سے پایا خلافت نے جو کمال

اسلام کی ترقی کا نقارہ ہو گیا

اور وہ علیؑ کہ کشورِ علم و ہنر کا باب
کہتے تھے اُسکو لحمک لحمی فلک جناب
دو بار جسکے رعب سے پھر آیا آفتاب
جرأت مین انتخاب شجاعت مین لاجواب
خیبر کی فتح اُسکے لئے ایک بات تھی
دستِ خدا تھا کون بڑی کائینات تھی

دین کے چراغ دونون نواسے حسن حسینؑ
خورشید مشرقین امامت کے نیرین
اسلام کا فروغ شہادت کے زیب و زین
زہرا کے جی کے چین تھے حیدر کے نور عین
آیا بُراق برق قدم جن کے واسطے
ناقہ بنے وہ فخرِ رُسل اِن کے واسطے

اِن کی حضور کو تھی شکر رنجی ناگوار
سجدے مین دیر تک وہ رہے پیش کردگار
آکر نماز مین جو ہوئے پشت پر سوار
اب اِسکو غور کیجیے جگر کیون نہ ہو فگار
چڑھتا تھا شمر سینہ پہ جس دم حسین کے
کیا جی پہ گذرا ہوگا شہ مشرقین کے

اللہ رے اُنکی والدۂ عرش احتشام
حورین نہ بے وضو کبھی لیتی تھین اُنکا نام
مسند نشین جنت و زہرائے ذوالاکرام
مجرےکو اُنکے جھکتے تھے افلاک صبح و شام
تشریف لاتی تھین جو وہ تسلیم کے لئے
اُٹھتے تھے فخر انبیا تعظیم کے لئے

یہ سنت جلیل کی اُمت نے کیا ادا
اولاد اُسکی قتل کی خیمہ جلا دیا
تعظیم جس کی دیتے تھے سلطان دوسرا
ششماہہ پر بھی رحم نہ آیا اُنہین ذرا

جرأت پناہ و صفدر و ذی شان و ذی حشم | اور یہ وقار اور کہ حضرت کے دونون عم

کفار اُن کی تیغ شجاعت سے خون تھے
دونون حصار دین نبیؐ کے ستون تھے

ازواج سے جناب کے تھی زینتِ سجود | اُٹھنا تو اک قیام تھا اور بیٹھنا قعود
تعریف اُنکی کرتا ہے خود خالق ودود | اور عائشہ تو وہ کہ پڑھو جسپہ سو درود

ابتک نبیؐ کو آپ سے ویسا ہی پیار ہے
لو دیکھ لو کہ حجرے مین اُن کے مزار ہے

جنکے مصاحبون کے یہ رتبے یہ افتخار | اُن کے فروغ پر ہون نکیون مہر و مہ نثار
اللہ نے دیا نہ کسی کو یہ اقتدار | پابوس سے وقار کو تھے سیکڑون وقار

جو اور انبیا کا جہان مین کمال ہے
وہ عالمون کا آپ کی اُمت کی حال ہے

دیکھو کمال حضرت غوث جہان پناہ | جنکی کرامتونکی کرامت ہے خود گواہ
حجت کو اسمین دخل نہ برہان کو ہی راہ | روشن ہی مثل آئینہ ماہی سے تا بماہ

بارہ برس کی ڈوبی ہوئی کشتی آب کی
باہر نکالی جیسی وہ تھی آب و تاب کی

ولیون مین اُنکی ذات مقدس ہی انتخاب | ادنیٰ اسی اک توجہ مین لاکھون ہین بہرہ یاب
دین نبیؐ کی ایسی بڑھی اُن سے آب و تاب | شمّاسیون کی شکل سے جلتا تھا آفتاب

عالم کا دستگیر نہ ایسا کہین ہوا

شاداب اُس سے ایسے ہوئے فرع اور اصول
اسلام پیرہن مین سمایا نہ پھول پھول

رکھا رسول پاک نے جب دوش پر قدم
ولیون نے گردنون پہ لیا اُس کا ہر قدم

اُمت مین جسکو دیکھیے وہ اِنتخاب ہے
اِسکا ہر ایک کام سراسر صواب ہے
اِسکے لیے کُھلا ہوا رحمت کا باب ہے
سایہ سے اِسکے سیکڑون منزل عذاب ہے

صدقہ یہ سب ہے شاہ رسالت پناہ کا
اُمت پہ حرف آنے نہ پایا گناہ کا

اُمت سے اورون کی جو کبھی ہو گیا گناہ
اُمت پہ اِنکی ہے عجب لطف کی پناہ
ہوتا تھا اُسکا سارے زمانہ مین رو سیاہ
ہوتی نہین ہے اسپہ کسی کی کبھی نگاہ

اِس کا اگر گناہ کبھی دیکھ پاتے ہین
لکھتے ہوئے فرشتے اُسے خوف کھاتے ہین

اُمت یہ وہ ہے جسکی نبیون کو آرزو
جسکے بسی دماغ مین اِس بوستان کی بو
پیشِ نظر ہمیشہ اِسی کی تھی جستجو
ٹوٹا کبھی نہ اُس کا کسی پھول پر وضو

عیسےٰ کو آسمان پہ یہی اِنتظار ہے
کب ہون شمول اُسکے کہ دل بیقرار ہے

الصدق مین جو لکھ چکا میلاد کا بیان
ہو چشمۂ رضاعت شیرین بھی اب روان
کہنے لگے یہ سُنکے فصیح شکر زبان
آجائے جسکے نام سے پھر کوہ کن مین جان

واقف مزہ سے جسکے نہ ہون گوش ہوش کے

ایسا دے کوئی جرعہ کہ شیرین کلام ہو
تیرا جہان مین نام ہو اور میرا کام ہو

مضمون لکھون وہ آج نشاط و سرور مین
نہرین روان ہون دودھ کی بین السطور مین

حضرت نے دودھ والدہ کا سات دن پیا
بعد اُسکے پھر ثویبہ کو اُس سے شرف ملا
آخر حلیمہ دائی پہ یہ خاتمہ ہوا
اللہ رے حلیمہ کا بخت فلک رسا

بیٹھے بٹھائے دولت بیدار ہل گئی
دونون جہان کے شاہ کی سرکار مل گئی

تفصیل اسکی کرتے ہین اسطرح آشکار
مکّے کے تھے نواح مین جو نخل میوہ دار
پاتے تھے پرورش وہین سب اُسکے شیرخوار
نشو و نما مین تاکہ ترقی کی ہو بہار

آب و ہوا کا سارا یہ شور و فساد تھا
ورنہ چمن مین پھول یہ رنگ مراد تھا

آفت سے قحط سالی کی سب ہو رہے تھے تنگ
باندھے ہوئے تھا فاقہ کا ہر اک شکم پہ سنگ
ناطاقتی سے چہرونکا اوڑ سکتا تھا نہ رنگ
آئینۂ مراد پہ چھایا ہوا تھا زنگ

صورت نہ آب کی نظر آتی تھی خواب مین
روئیدگی چھپی ہوئی تھی سو حجاب مین

ناگاہ درد زہ نے حلیمہ پہ کی نظر
اور اسپہ تشنگی کی یہ شدت کہ الحذر
بیتابی سے جو اسکو نہ اپنی رہی خبر
کیا دیکھتی ہے دودھ کا دریا ہے جوش پر

کہتا ہے کوئی پی کہ یہ تیرا نصیب ہے
دو[illegible] سعادت قریب ہے

بھر بھر کے اس نے جام ہی شیر کے پیے
نہرِ لبن سے رحمت باری نے تھے بھرے
[illegible]
پھیکے تھے اُس سے ذائقے قند و نبات کے

وہ سختیون کے وقت جو یون کاٹتی رہی
چونکی جو خواب سے تو زبان چاٹتی رہی

کیا دیکھتی ہے ہوش جو پھر آگئے بجا
دامن مین آرزو کے ہے اک لعل بی بہا
وہ تشنگی ہے اور نہ وہ درد جان گزا
بیعانہ رونمائی کا جسکی مہ و سہا

کہتی تھی جی مین خواب کا کیا مدعا ملا
اقبال نے صدا دی کہ یہ کیا خدا ملا

پیدا ہوئے جو حضرت سلطان خاص و عام
پیدائش اُناث کا اُس سال تھا نہ نام
ہر اک طرف تھا خیر و سعادت کا اِنتظام
کہتے تھے بار بار یہ قدسیٔ ذوالکرام

اِس کو جو کوئی دودھ پلائے جلیل ہے
نہر لبن کی راہ مین اُسکے سبیل ہے

چارون طرف سے دوڑین بھی حُسن حُسن کے دائیان
قسمت جو تھا حلیمہ کے وہ گنج شائگان
بجلی کی طرح شوقتین اُس لعل کے تپان
مثل نظر ہر اک کی نظر سے رہا نہان

بچے سبھون نے لے لئے اہلِ نعیم کے
رکھا کسی نے ہاتھ نہ سر پر یتیم کے

چلنے مین جو حلیمہ کا مرکب تھا سُست تر
لڑکون کو پہلے لے چکین تھین اُسکی ہمسفر
سب کے چلی تھی ساتھ مگر پہونچی دیر کر
آغوش کھولے پھرتی رہی یہ اِدھر اُدھر

سامان بہتری کا نہ آیا نگاہ مین
کہتی تھی آہ کیسی لُٹی آ کے راہ مین

مشہور عبد مطلب اُسکا سبھون مین نام
کہنے لگا حلیمہ سے آکر وہ ذو الکرام

اک لڑکا میرے گھر گلِ باغ مراد ہے
لیکن جو بے پدر ہے کسی کو نہ یاد ہے

ہر چند ان زنانِ بنی سعد نے کہا
کہہ صاف صاف تیرا ہی اب اسمین عزم کیا
اُسکی طرف کسی نے نہ بھولے سے منہ کیا
اُسکے زہے نصیب وہ ہو جس کا مدعا

کیا جانئے کیا صلہ اُسے ربِّ غفور دے
کوثر دے سلسبیل دے حور و قصور دے

احوال پر جو اپنے حلیمہ نے کی نظر
کچھ گانٹھ مٹھی مین نہین کہتی ہون مال و زر
کہتی تھی آہ کیا کرون لڑکا ہے بے پدر
اِس مفلسی مین اسکی کفالت ہے سخت تر

القا ہوا کہ کس لئے امید و بیم ہے
ہان اسے حلیمہ لے کہ یہ دُرِّ یتیم ہے

ہمراہ اُسکے لینے کو وہ پارسا چلی
اوڑتی ہوئی چمن کی ہوا مین ہوا چلی
سر کو قدم کئے ہوئے آغوش وا چلی
مقصود کے قبول کی جانب دُعا چلی

پہونچی جو بارگاہ ثریّا جناب مین
اُسوقت تھا نصیبِ دو عالم کا خواب مین

شانہ ہلا کے اُس نے جگایا جناب کو
آغوش آرزو مین اُوٹھایا جناب کو
کچھ گُدگُدی سی کرکے ہنسایا جناب کو
بہتر ہر اک سے خوبی مین پایا جناب کو

چہرے سے حُسن کی جو عیان شان ہوگئی

لیکن جو اپنے گھر چلی تو وہ گون تیز
پانو دراز گوش تھا چلنے مین سست تر
یا ایسا تیز ہو گیا کترے ہوا کے پر

دیکھے ہوئے تھا راستون کے گرم و سرد کو
برق و ہوا نہ پہنچ سکے اُس کی گرد کو

کہتا تھا ہی براق سے نسبت مری درست
کسکا ہی ڈر مجھے جو کرون باتین سست سست
میرا سوار وہ ہی کہ جو سب کا ہے نخست
بجلی سے چست مین ہون بہت چاق اور [illegible] چست

جاتا ہون آسمان پہ پہلے نگاہ سے
صرصر کو ہین ہزار خطر میری راہ سے

پڑتا تھا سم جہان کہین اُس راہوار کا
رکھتا تھا اُس زمین پہ تختہ بہار کا
کرتے تھے سرمہ آنکھون مین گرد و غبار کا
پستا تھا پتے پتے پہ دل لالہ زار کا

ہر ایک شاخ جھکتی تھی تسلیم کے لئے
اوٹھتا تھا سبزہ دور سے تعظیم کے لئے

کہتی تھین دیکھ دیکھکے یہ اُسکی ہمسفر
یا کھینچا ہے ہوا پہ حلیمہ نے زین زر
بجلی ہے یا چھلاوا ہی یا سُرعت نظر
یکسان ہے قطع کرنے مین کُہسار و بحر و بر

وہ کہتا تھا کہ اسپ رسالت مآب ہون
شیطان خصال کے لئے تیر شہاب ہون

جلوہ فروز بیت ہوئی جب وہ ذی وقار
گنتی نہ اُسکے مال کی کر سکتی تھی شمار
اُسکی بدولت ہو گئی کچھ ایسی مالدار
سو ہین ابھی نظر مین ابھی ہو گئے ہزار

اقبال روز بہ تھا نصیبہ سعید تھا
[illegible]

یہ جان فروش خاص کہ تھی آپ پر نثار
کیسا تھپک تھپک کے یہ کہتی تھی بار بار

لے نیند کر اے ماہ جگر پیارے نیند کر
مین اللہ اللہ کرتی ہون ہان پیارے نیند کر

جسوقت صبح کرتے تھے افلاک پر ظہور
اور شاخ مینا کار پہ وہ نغمہ خوان طیور
شانہ ہلا کے کہتی تھی اے رشک شمع طور
اوٹھ خواب سے کہ نور پہ طرہ ہو اور نور

تو رحمت جہان ہے جہان کی پناہ ہے
مشتاق تیرے دید کی یہ صبح گاہ ہے

جسوقت خواب ناز سے انکو جگاتی تھی
منہ دھو کے چشم ناز مین سرمہ لگاتی تھی
دے دیکے شانہ زلفونکی خوشبو اڑاتی تھی
مین کیا کہون کہ روز ہی دولہا بناتی تھی

رکھتی تھی گل کی طرح ہمیشہ بہار مین
رہتی تھی رات دن وہ اسی افتخار مین

اسکا ہی تھا نہ عطر تمنا سے تر دماغ
قریہ کا قریہ تھا گل عشرت سے باغ باغ
روشن مراد کے تھے در و بام پر چراغ
ملتے تھے بے تلاش کے مقصود کے سراغ

اوڑتے تھے آسمان پہ ہوا کے نشاط مین
گویا تھا نقش مہر سلیمان بساط مین

فرماتی ہین حلیمہ ذی قدر و محترم
رکھا رسول پاک نے جب گھر مرے قدم
دیکھا جدھر کو مین نے ادھر نعمتین بہم
دینار اور درم بھی لگا ہونہین کم سے کم

کیا کیا بیان ہو وصف شہ بے مثال کا
اک ادنی سا یہ شعبہ ہے انکے کمال کا

پستان چپ اچھی رضاعی کو کی عطا — اُس نے کبھی منہ نہ پاس ادب سے ادھر لیا
ہراک کے سر پہ حسن سعادت کا تاج تھا
دونون کا شیر خواری مین منصف مزاج تھا

بالیدگی کی آپ پہ ہر روز تھی نگاہ — اک ہفتہ ایک روز تھا اک سال ایکماہ
رفعت تھی پاے بوس بزرگی تھی خاک راہ — ہرایک جان نثار و سر افشان و خیر خواہ
اورون کو ہوتی ہے جو ترقی شباب مین
وہ کم سنی مین تھی شہ دین کی رکاب مین

مشکل بہت ہی گم شدون کا لانا راہ پر — اِسکے لئے ضرور ہے سو طرح کا ہنر
جس سے مطیع امر ہو ہر ایک خیرہ سر — حضرت کو تھا خیال جو اُمّت کا بیشتر
اور انبیا کی طرح شبانی کا دہیان تھا
مین کیا کہون کہ فیض رسانی کا دہیان تھا

چوتھے برس مین جب ہوے سلطان دو جہان — کہنے لگے حلیمہ سے اے اُمّ مہربان
رہتے ہین دنکو جا کے یہہ بھائی مرے کہان — اُس نے کہا کہ واری چراتے ہین بکریان
فرمایا کیا جہان مین یہہ دشوار کام ہے
جو اُسکی حق گزاری سے مجھکو سلام ہے

اُس نے کہا کہ واری بیابان ہی گزند — کرتے نہین ہین لڑکون کا جانا وہان پسند
اکثر بلا کے پنجہ مین ہوتے ہین گرگ بند — ایسا نہ ہو کہ دائی کے دشمن ہون دردمند
ہنس کر کہا کہ ہم پہ خدا کی نگاہ ہے
ہم پاؤن رکھین جس جگہ وہ سجدہ گاہ ہے

گلہ چلے جو لیکے حلیمہ کے پھر خلف — ہمراہ اُنکے ہو لئے سلطان ماسلف
خوشبوؤن سے مہک گئی ہر راہ و ہر طرف — ذرّون کو ہی تتار کے نافو نپہ سو شرف

گھر پڑتے تھے گھروں پہ جو اگر ادھر اُدھر
بن جاتے تھے ہلال قمر ٹوٹ ٹوٹ کر

کہتا تھا برہ چرخ پہ آہو تتار مین
چرنے کو جائے ملتی اسی مرغزار مین

پھولا نہین سماتا تھا جامہ مین سبزہ زار
آئی بہار دیکھنے کو دشت کی بہار
شبنم نے برگ برگ پہ موتی کئے نثار
شاخون مین غنچے غنچون مین گل گل مین نقش کار

چھائے ہوئے تھے چرخ پہ بادل شمیم کے
اترا رہے تھے عطر مین جھونکے نسیم کے

دو شخص وان نمود ہوئے آب و گل سے پاک
چہرے تھے اُن کے نور الہی سے تابناک
وہ ذات پاک جسکی جلالت کی سب مین دھاک
سینہ کو اُسکے کزلک قدرت سے کرکے چاک

عرفان کے نور پاک سے معمور کر دیا
جو وسوسہ ادھر کا تھا وہ دور کر دیا

بیٹے نے جو حلیمہ کے دیکھا یہ حال زار
دوڑا وہ اپنے گھر کی طرف کو جگر فگار
ماں نے کہا کہ خیر ہے کیون اتنا اضطرار
کی عرض کچھ نہ پوچھئے ای آسمان وقار

قبضہ مین دو مہیب کے دُرّ یتیم ہے
اتنی خبر ہے مجھکو کہ سینہ دو نیم ہے

یہ سُنکے سر کو پیٹتی دوڑی جگر کباب
آنکھون مین اشک لب پہ فغان شکل اضطراب
کہتی تھی آہ کیا کرون دلکو نہین ہے تاب
مکّے مین جاکے آمنہ کو دونگی کیا جواب

یارب بخیر سرور عالی جناب ہو
دنیا ہو اور آمنہ کا آفتاب ہو

دیکھا تو اک بلندی پہ بیٹھا ہی عرش ظہیر
گویا کہ بام طور پہ موسیٰ برائے سیر
جز نور کردگار نہ اپنا ہے اور نہ غیر
پوچھا جو اس نے حال تو ہنسکر کہا بخیر

لیکر وہان سے ائی پھر انکو وہ اپنے گھر
[illegible]

لیکن عجائبات جو روز آتے تھے نظر
اُن سے ہزار طرح کا تھا خوف اور خطر

چاہا کہ آمنہ کا یہ چشم و چراغ ہو
بہتر ہے دِل جو غم سے مرا داغ داغ ہو

مکّے کی سمت لے چلی اُنکو وہ جان نثار
حسرت سے دیکھ دیکھ کے کہتی تھی بار بار

افسوس تجھکو مجھسے چھوڑاتا ہے روزگار
اے کاش ہوتی آج کے دن مین نہ زینہار

یکبارگی جو عیش و خوشی مین خلل پڑا
جی ایسا کچھ بھر آیا کلیجا نکل پڑا

ٹھیری حرم کے پاس جو جاکر وہ حق گزین
تنہا گئی وہان سے کسی کام کو کہین

واپس جو آکے دیکھا تو وہ مہ جبین نہین
شور و فغان سے سر پہ اُٹھائی وہ سرزمین

کہتی تھی آہ آن کے منزل پہ لُٹ گئی
پہنچی قریب مصر تو یوسف سے چھُٹ گئی

حضرت کی والدہ کو کسی نے یہ دی خبر
پھرتی ہے بیقرار حلیمہ اِدھر اُدھر

کھویا گیا ہے اُسکا حرم مین کوئی پسر
گھبرا کے بولین میرا نہو وہ کہین جگر

دادا کو اُسکے جلد کوئی یہ خبر کرے
جا کر کہین تلاش مرا سیمبر کرے

یہ سُنکے عبدِ مطلب آسمان وقار
دوڑے ہیے تلاش سوئے دشت و کوہسار

دیکھا تو ہے درختون کے سایہ مین گلعذار
پوچھا نسب تو بولے قریشی نامدار

لیکر بغل مین اُنکو وہان سے روان ہوئے

بی کہ نور [illegible] قریب اور [illegible] — ہراک نے آمنہ کو بشارت دی آن کر
بی بی کی کوکھ ٹھنڈی رہے ملگیا پسر — روشن کیا خدانے دوبارہ یہ آج گھر

جب تک چمن کا پھول سے خوشبو دماغ ہو
بی بی کا اِس نہال سے گھر باغ باغ ہو

جب عبدمطلب کی رہی عمر کم سے کم — فرمایا جان جان تری تنہائی کی قسم
نشتر تری یتیمی کا چبھتا ہے دمبدم — دنیا سے تازہ داغ یہ لیکر چلے ہین ہم

کیا کیا نہ حسرتین یہان دل مین بھری رہین
سینہ مین آرزوئین مری کی مری رہین

بوطالب اور حمزہ و عباس و بولہب — حاضر ہین تیری خدمت عالی کو سب کے سب
ہراک ذمّہ دار ہے ہراک کو طلب — کس کی طرف ہے رائے تری اِی مہ عرب

جسپر کرے نگاہ وہی جان نثار ہے
اِس کا تری پسند پہ دار و مدار ہے

بوطالب جلیل پہ کی آپ نے نظر — جب عبدمطلب نے کہا تھام کر جگر
بوطالب اِس نے دیکھا نہین کچھ بھی آنکر — اِس کا ہراک خیال ہے تجھکو ضرور تر

جب تھا شکم مین باپ نے رخصت حیات کی
پہونچا جو چھ برس کو تو مان نے وفات کی

اُس ماہ ہاشمی سے ہوا وہ یہ ارجمند — جتنا تھا مال ہوگیا یکبارگی دو چند
پڑتا تھا جس زمین پہ اُسکا سُم سمند — آتا تھا پیشوائی کو ہراک سربلند

اک روز گھر سے بہر تجارت سفر کیا

حضرت بھی اسکے ساتھ ہے باندی ہو کر
کاہن تھا جی مین کہنے لگا دیکھ بھالکر
یہ تو وہی ہے جسکی ہی توریت مین خبر

کھتی ہے شکل اس مہ والاصفات کی
دنیا مین خیر اب نہین لات ومنات کی

بوطالب جلیل سے اُس نے کہی یہ بات
پڑھتا ہون کلمہ اسکا نبی ہی یہ نیک ذات
تو جانتا ہے کون ہے لڑکا یہ تیرے سات
توریت مین لکھی ہوئی ہی اسکی سب صفات

یہان رہنا اِس کا خوب نہین مُلک غیر ہے
چارون طرف بتون کی خدائی ہے دیر ہے

یہ سُن کے اُسکے ہوش ہوئے یک بیک ہوا
آیا خیال اپنے نہ کچھ مال کا ذرا
اولٹا ہی اُنکو لیکے وہ گھر کی طرف پھرا
جو کچھ کہ لے گیا تھا وہین کا وہین رہا

بیان معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سچ ہے کہ جس کا ایزد باری کفیل ہو
کیونکر نہ وہ جہان مین ہر اک کا خلیل ہو

ساقی شراب دے مجھے بزم حضُور کی
دوڑے جدھر خیال نظر آئے دُور کی
ہر دم نظر ہے اوج پہ کیف سُرور کی
ٹھہرے نہ عرش پر بھی تجلّی شعور کی

بھُولون نہ اُسکے نشہ میں اپنے قرینے کو
بھکُون اگر تو بھک کے پہونچون مدینے کو

لیتا ہے شوق چٹکیان اب لمین دمبدم
بیٹھے ہین سُننے کے لئے اصحاب ہی ہم
معراج کا بھی حال ہو کچھ زینتِ رقم
روحین ہین انبیا کی اِدھر اور اُدھر ہم

ہوتی نہین ہے سیر طبیعت صواب سے

تشریف کیونکہ لے گئے افلاک پر جناب
بے چون و بے چرا کی ہی قدرت کا کچھ حساب
[illegible]
ابتک کوئی نبی ہوا اُس سے نہ بہرہ یاب

حیرت ہو اس سے کیونکہ نہ ہر ایک فہم کو
پہونچے وہان جہان نہین ہے دخل وہم کو

جبریل کی رسائی نہین سدرہ سے اُدھر
عیسیٰ کی آسمان چہارم تلک گذر
موسیٰ کو دیکھئے کہ رہے کوہ طور پر
اللہ رے تقرب سلطان بحر و بر

طرفین سے حجاب کا پردہ اُٹھا رہا
پردہ اگر رہا تو فقط آنچھ کا رہا

عرصہ ہوا جو آپ کو آئے ہوئے دراز
آغوش انتظار مین ہو آکے جلوہ ساز
چاہا خدا نے دیکھون بلا کر خرام ناز
کہدون سب اُسکے کان مین جو کچھ ہے میرا راز

کب ہے مزا کسی کے پیام و سلام مین
اُسکی زبان سے لطف ہی اُسکے کلام مین

جبریل سے کہا کہ بُراقِ جہان شتاب
باگین صواب تھامے ہوئے ہو شرف رکاب
فردوس کے ہو سارے براقون مین انتخاب
لے جا مرے حبیب کے دروازے پر شتاب

کہ دست بستہ جا کے بڑا انتظار ہے
مشتاق تیری دید کا پروردگار ہے

ہے اُسکی ذات گلشن اخلاق کی شمیم
دو میم اُسکے نام مین جنکا خدا علیم
حامی ہے وہ ہر ایک کا روزِ اُمید و بیم
اک مبتدا کا میم ہے اک منتہا کا میم

ہر ایک میم سے یہ کمال آشکار ہے

حائل ہے درمیان ہو جب ہی حقیقت کر
اعداد سے ہے اُسکے یہ اعجاز جلوہ گر

ٹھائے ہوئے ہیں گویا وہ ملک ملک کا کر
آٹھوں ریاض خلد ہین اُن آٹھ کے ثمر

اور دال سے ہے صاف یہ عقدہ کھلا ہوا
جنت کے در کا سر ہے قدم سے لگا ہوا

نورِ خدا وہی ہے حبیب خدا وہی
عالم کی ابتدا ہو وہی اِنتہا وہی

خیر الورا وہی ہے شفیع الورا وہی
مطلب وہی مراد وہی مدعا وہی

ماہی سے تا بماہ ہے خلقت کے کام مین
یہ وجہ ہے جو میم مشدّد ہے نام مین

ستّر ہزار فوج ملایک کی ساتھ لے
غلمان کوئی نشان کوئی مشعل لیے ہوئے

اور طرّہ اُسپہ حورین بڑے زرق برق سے
روحین تمام انبیا کی عطر مین بسے

سب گرد ہون براق کے شانِ عروس مین
باقی رہے نہ کوئی تکلّف جلوس مین

کرّوبی اپنے اپنے رہین کاروبار مین
رضوان ریاض خلد کے رنگ و بہار مین

عرشی تمام عرش کے نقش و نگار مین
اک ایک سے زیادہ ہو قدر و وقار مین

آتا ہے وہ کہ جسکا ہر اک شے مین نور ہے
اُس کا ظہور عین ہمارا ظہور ہے

جنت کا تختہ تختہ زمرد نگار ہو
پھولون مین موتیا کے بسا سبزہ زار ہو

ہر اک روش پہ بادِ صبا عطر بار ہو
ایسی بہار ہو کہ فضا بھی نثار ہو

بلبل درود پڑھتی ہو رنگ و بہار پر
اک رنگ آ [illegible]

[illegible] ذوالجلال کو آئی ہوئی طلب
[illegible] اٹھائی ہے گھر سے عرب
بست وششم تھی نور فروز اور مہ رجب
جلوے دکھا رہی تھی عجب روشنی شب

ذرّے ستارے اور ستارے تھے آفتاب
سانچے مین آسمان نے اُتارے تھے آفتاب

کیا رات تھی وہ رحمتِ حق کے ظہور کی
غش اُسکی روشنی پہ ضیا کوہِ طور کی
سانچے مین تھی ڈھلی ہوئی تصویر نور کی
حورونکے رُخ مین شاخین نکالے قصور کی

پیدا ہوئی تھی روزِ ازل آج کے لئے
پوشیدہ علم حق مین تھی معراج کے لئے

وہ رات تھی کہ خضر کی عمر دراز تھی
لیلیٰ کی طرح چار طرف جلوہ ساز تھی
اعجاز کا کرشمہ کرامت کا ناز تھی
سو مژدۂ وصال سے خاطر نواز تھی

جو عقل کُل کے ذہن مین برسونکے کام تھے
وہ اُسکے ایک لحظے مین سارے تمام تھے

کہئے جو اُسکو گیسوئے واللیل تو بجا
یا طوطیائے دیدۂ ما زاغ و ما طغےٰ
یا خال مصحفِ رخِ والشمس والضحےٰ
یا مُشک ہو گیا ہے کہین نافہ سے جدا

نافہ کشا تھا چشمِ ختن کی نگاہ مین
آکر بسا ہے آج ہر اک جلوہ گاہ مین

اسریٰ بعبدہ کے چمن مین بسے ہوئے
گل کی شگفتہ روئی پہ اکثر ہنسے ہوئے
نکلے نہ اُسکے پیچ سے نافے پھنسے ہوئے
ناگن کی طرح کفر کی ظلمت ڈسے ہوئے

خوشبو جو اُسکی زُلفون کی سوئے سقر گئی

چارون طرف کھلا ہوا رحمت کا باب تھا
مُردون کو کچھ نہ خوفِ حساب وکتاب تھا
جاتی تھین جس طرف کو نگاہین صواب تھا
قبرون سے دور سیکڑون منزل عذاب تھا

شعلہ جو کوئی نارِ سقر کا بھڑکتا تھا
مالک کو تپ سی چڑھتی تھی اور جی دھڑکتا تھا

حور و ملک تھے چارون طرف اہتمام مین
کھلتے تھے پھول گلشن دارالسلام مین
سرگرم انتظام تھے ہر ایک کام مین
تازہ بہار تھی چمنِ انتظام مین

گر کہتے تھے وہ آئی سواری حضور کی
اُٹھ اُٹھ کے دیکھتی تھی جماعت وہ نور کی

روح الامین مظہر الطاف و ذی ہمم
کیا دیکھتے ہین خیل بُراقون کا ہے بہم
اُس شب کو پہونچے خلد مین با شوکت وحشم
جسکی شمار کر نہین سکتی کوئی رقم

پیشانی پر لکھا ہوا احمد کا نام ہے
تسبیح لا الہ کی مُنہ مین لگام ہے

ہر ایک کو ہی ناز کہ اسپ رسول ہون
تاثیر مین دعاؤنکی رنگِ قبول ہون
جس سرزمین پہ جا کے قدم رکھون پھول ہون
رفتار کی ہون یاد توقف کی بھول ہون

پَر جلتے ہین مَلک کے مری گرد راہ سے
سو کوس اوڑ کے جاتا ہون اُنکی نگاہ سے

اُن سب مین اک براق نہایت تھا سوگوار
رو رو کے اپنے جی مین یہ کہتا تھا بار بار
عشق رسول پاک مین دم بھر نہ تھا قرار
ایسے پری وشون مین بھلا میری کیا شمار

انداز اُسکا چشمِ عنایت کو بھا گیا

کہتے تھے آہ کس لئے ہم پھولے اور پھلے
کیون یاس نے نہ گھونٹ دیئے پہلے ہی گلے

ہاتف پکارا کسلیئے اِتنا ملال ہے
توڑے نہ کوئی آس کہ ہمکو خیال ہے

در پر حرم سرا کے ہوئے جب وہ باریاب
پاس ادب سے آیا جگانے مین اک حجاب
اُسوقت خواب ناز مین تھے آسمان جناب
کافور ہی تھی جسم کی اُنکے جو آب و تاب

چہرے کو اپنے پائے مبارک سے مل دیا
کافور خواب ہو گئی سردی نے پھل دیا

چونکے جو خواب ناز سے وہ خلق کی کفیل
ہاتون کو باندھ کر کہا اے شاہ بے عدیل
مجرے کو جُھک گئے وہین اکبار جبرئیل
آراستہ ہین منزلین اِترا رہی ہین میل

بیچون و بے چرا کو بڑا اشتیاق ہے
چلیئے درِ حضور پہ حاضر براق ہے

طوبےٰ پہ روشنی کے چڑھائے گئے گلاس
حورون کو زیور اور مَلک کو ملا لباس
کرتی ہے شمع شمع سے انوار اقتباس
گلدستون کی بہار ہے جنت کے آس پاس

آئی ہے پیشوائی کو حور و ملک کی فوج
حاضر ہی آستانہ پہ ساری فلک کی فوج

عیسیٰ ادھر ہین مروحہ جنبان لئے ہوئے
گوہر پئے نثار سلیمان لئے ہوئے
موسیٰ اِدھر ہین مشعل رخشان لئے ہوئے
داؤد انبساط کا سامان لئے ہوئے

کرتے ہین خضر نور کا چھڑکاؤ راہ مین
[illegible] رستے نگاہ مین

[illegible]
[illegible]
پھولا نہین سماتا ہی جامہ مین ارغوان
ہراک روش شگفتہ ہی ہر تختہ گلفشان
گلزار کائنات مین جو کہ نہال ہے
سر مین ہوا طرب کی بھری ہی نہال ہے

رضوان دکھا رہا ہے چمن بندی کی بہار
اک بوٹا اور اُسمین ہین گلکاریان ہزار
تسنیم پر اوچھلتے ہین فوارے بار بار
ہر ایک کو ہے آپ کے آنے کا اِنتظار
آنکھون کو وا کئے ہوئے ہین در بہشت کے
اُوڑ کر وہ آتا ہوتے اگر پر بہشت کے

ہر وقت ذات پاک کو تھا حق سے اتصال
اک وضع ایک شکل تھی اک رنگ ایک حال
ہی شرک درمیان ہو دوئی کا اگر خیال
لیکن جو وصل ظاہری کی آئی قیل و قال
اُٹھے جناب سجدۂ طاعت کے واسطے
جنت سے آب آیا طہارت کے واسطے

اک طشت و صراحیان ہر ایک پُر صفا
جنمین زلال کوثر و تسنیم تھا بھرا
حاضر وہ لیکے خازن خُلد برین ہوا
سرتاج طاہرین نے اُس سے وضو کیا
قطرہ گرا وضو کا جو اُس دین پناہ کے
اعمال نامے دُھل گئے اہل گناہ کے

فارغ ہوئے نماز سے جب شاہ انس و جان
روح الامین نے پڑھ کے درود اور سلام دان
زیب بدن کیا خلعت خلد زرفشان
سر پر عمامہ نور کا اور پٹکا درمیان
بوسہ دیا جو پاؤن کو نعلین پاک نے

میکال لائے سامنے اسپ جہان شتاب
تھامی عنان شکوہ نے جبریل نے رکاب

رکھتے ہی پاؤن آپ کے اُس رشک حور پر
سو بجلیان حسد کی گرین کوہ طور پر

اللہ رے براق فلک سیر باد پا
سرعت کے پای بوس تھی ابرار کی دعا
فرفر وہ ایسی پھرتی سے رف رف تلک گیا
گر روکتا نہ اُسکو فرشتون کا مدعا

سایہ نہ اُسکا دیکھتا کوئی صفات مین
ملتا اگر پتا تو کہین علم ذات مین

سُرعت کو اُسکی کر سکے کیونکر کوئی رقم
کرتا ہی اُسکی طرح قلم انگلیون سے رم
گہ جانب وجود تھا گہ جانب عدم
دم بھر مین دونون طی کیے اور وہی دم مین دم

گر خوش عنانی روکتی اُس کو نہ چال سے
حضرت کے سایہ کی طرح اور تا خیال سے

پرواز سے تھے اُسکی ملائک کے پر شکست
رفتار جسکو کہتے ہین اُسکی تھی وہ نشست
روکے سے رُک نہ سکتا تھا اللہ ری برق جست
سایہ بھی اُسکے ساتھ سے رہتا تھا دور دست

قطرے پسینے کے جو ٹپکتے تھے راہ مین
اُوڑتے تھے جگنو بنکے ہر اک جلوہ گاہ مین

اُسکی دوش سے بحر تحیر مین سب تھے غرق
ہرچند سر کو رکھتی تھی پاؤن پہ اُسکے برق
ہر تیز گامیون مین نہ آتا تھا اُسکے فرق
پہونچا وہان جہان نہین ہی غرب اور شرق

اِتنا تو وہم کہتا ہے تا لامکان گیا
آگے خدا ہی جانے کہان سے کہان گیا

وہ آب و تاب تھی کہ وہ [illegible] — [illegible] ہمیشہ چاندنی [illegible]
تعریف اُنکی چھوٹا تو مُنہ ہے بڑا ہی بول — شمس و قمر سے پوچھے کوئی اُنکا مول تول

گردون کے دلمین آج تلک اُنکے داغ ہین
اختر ہے جنکا نام وہ اُن کے سُراغ ہین

تزئین سے زین کی دیدۂ پروین لڑے ہوئے — کلغی سے تا بہ دُمچی تھے موتی جڑے ہوئے
اور اُسپہ ہار لعل و گہر کے پڑے ہوئے — حسن و جمال بہر زیارت کھڑے ہوئے

نکتہ پہ ماہ کہکشان غش تھی لگام پر
آنکھین کئے تھا فرش سُہا گام گام پر

ہمسر کا تھا اگرچہ وہ قامت مین ہمعنان — لیکن کہین بزرگی مین اُس سے بزرگ شان
زیبا ہے اُسکے دُم کو اگر کہئے کہکشان — پر کہکشان مین اِسطرح کی خوبیان کہان

مومن کی آنکھ مین رگِ ابرِ بہار تھی
کافر کے حق مین اختر دُنبالہ دار تھی

اُڑتے تھے ہوش اُسکی صدا چال ڈھال پر — صورت مین تو فرشتہ تھا سیرت مین تھا بشر
الماس سینہ اور جواہر نگار پر — سم گول گول موتی سے یاقوت کی کمر

جلوی نما اگرچہ تھا حیوان کی شان مین
پر باتین کرتا تھا وہ بشر کی زبان مین

جسدم سوار ہونے کو تھے شاہِ نامدار — کچھ ناز سے اُوچھلنے لگا وہ ہوا شکار
جبرئیل سمجھے سرکشی کرتا ہے راہوار — پُٹھے پہ ہاتھ مار کے بولے کہ ہوشیار

کیا جانتا نہین تری معراج آج ہے
مرکب ہے اُسکا جو کہ ہر اک سر کا تاج ہے

اُس نے کہا کہ ہوتے ہو کیون اسقدر خفا
واللہ اسکی ذات ہے اک رحمتِ خدا

سرگرمی کا یہ وقت نہین رحم کی ہے جا
کیونکر نہ اپنا درد کہے کوئی مبتلا

ابرِ کرم سے اِسکے روان رود نیل ہے
جنت مین سلسبیل اسی کی سبیل ہے

فرمایا سُنکے شاہ نے کیون اِتنا اضطرار
بہرِ سواری حشر کو آئین گے راہوار

کی عرض کچھ نہ پوچھیئے اے عرش افتخار
میرے سوا حضور کسی پر نہ ہون سوار

اِظہار مدعائے دلی کارگر ہوا
بجلی ہوا نظر ہوا بادِ سحر ہوا

کس کروفر کے ساتھ چلے شاہ نیک خو
اقبال چوبدار تھا چاؤش آبرو

چارون طرف فرشتے جلو مین تھے باوضو
آتی تھی گام گام پہ آوازِ طرقو

اقصےٰ پہ پیشوائے ولی اور نبی ہوئے
جو پہلے مقتدا تھے وہ اب مقتدی ہوئے

سدرہ پہ پہونچے جب شہ ذی قدر و احتشام
اتنی نہین ہے تاب بڑھون ہان سے ایک گام

روح الامین نے عرض کی بندہ کا ہے سلام
اک بال گر اوڑون تو جلین بال و پر تمام

شعلے تجلیون کے ہین ہُو کا مقام ہے
طے کرنا اسکا شاہِ رسل ہی کا کام ہے

فرمایا شہ نے اے مرے ہمراز جبرئیل
گر ہوتا تحت و فوق نکلتی کوئی سبیل

وہ راہ ہے کہ جسمین نہ فرسنگ اور نہ میل
تنہا نچھوڑیئے کہ بڑی راہ ہے ثقیل

یہان غرب و شرق ہے نہ جنوب و شمال ہے

ہر چند وہ بہت ہی ہوا آمین عذر خواہ
اتنے مین قطع ہو گئی صدہا برس کی راہ
دو ایک گام لے ہی گئے پر جہان پناہ
وان حال کانپ کانپ کے اُسکا ہوا تباہ

رحم آگیا جناب کو اِس حال زار پر
پہونچا یا اک اشارہ مین دار القرار پر

وان سے جو لی بُراق سُبک خیز کی عنان
لاکھون برس کی راہ رہے منزل و مکان
ایسے گئے خیال نظر سے ہوئے نہان
کہتا رہا یہ شوق زیارت کہان کہان

جلوہ فروز وصل کا سامان ہو گیا
آغوش مین وجوب کے امکان ہو گیا

پہونچے وہان جہان نہین ہے حور او قصور
یک رنگی کو تھا اپنی چمن بندی کا غرور
کُرسی و عرش و سدرہ و فردوس سب سے دور
اک شان اک شکوہ تھی اک نور اک ظہور

ترکیب کا تھا طور نہ ہیئت کا طور تھا
سب سے نرالی شان تھی کچھ رنگ اور تھا

مانع نہ کوئی غیر نہ مانع کوئی رقیب
چارون طرف سے کہہ رہا تھا شوق کا نقیب
یا ذات ذوالجلال تھی یا جلوہ حبیب
ہان اے مرے حبیب ذرا اور بھی قریب

کب سے تھا انتظار ترا جلوہ گاہ مین
پتلی کی طرح بیٹھ جا چشم و نگاہ مین

بے راہ رو ایسے چلے دوڑ دوڑ کر
حیرت مین چشم فہم تحیر مین تھی نظر
وہ دبدبہ رہا نہ وہ لشکر نہ کرّ و فر
ہر ایک تھک کے رہگیا ہر ایک جائے پر

ہستی رہی نہ ہستی کا وہ مدعا رہا

دور و دراز تھی جو بہت راہ تنگیار
رف رف نے آکے دوش پہ اپنے کیا سوار
انجام کار رہگیا تھک کر وہ راہوار
اُس سے بھی قطع ہو نہ سکی کر گیا فرار

کاندھا دیا جو راہ مین ہر ہست بود نے
آغوش مین اُٹھا لیا لطف و ودود نے

جلوے سے وان جناب رسالت مآب کے
اسرار منکشف ہوئے وحدت کے باب کے
چارون طرف سے اُٹھگئے پردے حجاب کے
ہونے لگے نظارے رخ بے نقاب کے

حق الیقین سے دولت عین الیقین ملی
وہ برتری ملی کہ کسی کو نہین ملی

ایک نور جسکی لاکھ حجابونمین تھی جھلک
دیکھی نہ تھی کسی نے کبھی وہ چمک دمک
پھیلی ہوئی تھی چار طرف اُسکی ہی چمک
شوق لقا جو لیگیا حضرت کو وان تلک

جو دیکھا وہ نہ دیکھا ملک کے فرشتون نے
جو کچھ سُنا سُنا نہ فلک کے فرشتون نے

راز و نیاز کے ہوئے کیا جانے کیا کلام
تھے غیر کی سمجھ سے وہ نا آشنا کلام
مُنہ بار بار تکتے تھے ہر ایک کا کلام
اِس مین کلام کیا جو کہین اُنکو لا کلام

ظاہر ہوئے نہ کام و زبان و دہان سے
حقّا کہ تھے وہ اور ہی نطق و بیان سے

آئین خدا مین فرق رہا دو کمان کا
یہ ذکر خاص ہوگا کہین درمیان کا
کیسی کمان دخل نہ تھا وان گمان کا
جلوہ وگرنہ وان تھا فقط ایک شان کا

یہان چشم او نگاہ ہمہ تن کمال شوق
یہان فکر و فہم و وہم و قیاس و خیال شوق

وان شان و زیب و زینت و حسن و جمال شوق
وان ہیبت و شکوہ و وقار و جلال شوق

یہ بھی تمام شوق تھے وہ بھی تمام شوق
دونون طرف سے کر رہا تھا اپنا کام شوق

رخصت ہوئے وہان سے جو سلطان دوجہان
اعراف و برزخ و سقر و سدرہ و جنان

دیکھین تمام عالم بالا کی خوبیان
کرسی و عرش و رف رف ولاہوت ولامکان

رکھا جہان قدم وہی پر نور ہوگیا
ناظر کوئی ہوا کوئی منظور ہوگیا

در پر ارم کے پہونچے جو سلطان ذی حشم
نرگس نے اپنی آنکھونپہ انکے رکھے قدم

بسم اللہ کہہ کے خود اٹھا تعظیم کو ارم
تسلیم کو ہوا سر شمشاد و سرو خم

جتنے تھے نخل وجد مین سب جھومنے لگے
آ آ کے بار بار قدم چومنے لگے

سنبل بلائین لیتی تھی زلفونکی بار بار
لالا کے پھول کرتی تھی باد صبا نثار

پھر پھر کے گرد پھولی سماتی نہ تھی بہار
تلوُن کو اپنی آنکھون سے ملتا تھا سبزہ زار

شبنم پئے نثار تھی گوہر لئے ہوئے
اور غنچے اپنی مٹھیون مین زر لئے ہوئے

نار سقر کی دیکھین جو شعلہ فشانیان
اُمت بہت ہے میری ضعیف اور ناتوان

آیا خیال آپ کے دلمین یہ ناگہان
آجائے راستہ نکوئی بھول کر یہان

وعدہ ہے کافرون سے عذاب الیم کا

بستر تھا خوابگاہ کا ویسا ہی گرم تر — پھیلی ہوئی تھی جسم کی خوشبو ادھر اُدھر

زنجیر ہلتی تھی جو دربار گاہ کی
حق الیقین ز چشم بصیرت ہین راہ کی

مشہور ہو گیا یہ خواص و عوام مین — کیا جلد پھر کے آگئے ہر اک مقام مین
بیت المقدس و عرب و روم و شام مین — لاہوت و لامکان مین دار السلام مین

صدیقؓ نے گواہی دی صدیق ہو گیا
بوجہل نے دلیل کی زندیق ہو گیا

جب دیکھتے تھے آپ بہار جنان کی سیر — وہ غنچون کی چٹک وہ گلِ ارغوان کی سیر
وہ بلبلون کے چہچہے وہ بوستان کی سیر — وہ سبزے کا لہکنا وہ آب روان کی سیر

صلِّ علیٰ کا شور تھا ہر اک مقام پر
بسم اللہ کہہ رہے تھے مَلک گام گام پر

دو قصر سبز و سُرخ نظر آئے جو وہان — اک چوٹ ہی لگی دلِ اقدس پہ ناگہان
فرمایا اس روش کے یہ کسکے ہین دو مکان — رو کر کہا فرشتون نے ای شاہ انس و جان

اس ذکر سے ہی چاک جگر مشرقین کا
اخضر حسنؑ کا اور ہے احمر حسینؑ کا

اس واسطے ہے قصر حسن کا زمردین — حضرت کے بعد اُسکو ستائین عدوی دین
آخر شہید زہر سے ہو وہ مہ مبین — سَم کے اثر سے سبز ہو رخسار اور جبین

ٹکڑے گرین زمین پہ دِل پاش پاش کے
سر پیٹتی حیات پھرے گرد لاش کے

جنت مین فاطمہ کو نہ ہو چین لحظہ بھر — پھرتی رہے کلیجہ کو پکڑے اِدھر اُدھر

کیا ہے عجب کہ ماتم وشیون کے شور سے
روح علی تڑپ کے نکل آئے گور سے

اور سُرخ ہے حسینؑ کا جو قصرِ گل نگار — دال اسپہ ہے کہ خون مین ڈوبے وہ گلعذار
تیغون سے سر قلم ہو نہو کوئی سوگوار — جاری ہو زخم نوک سنان سے لہو کی دھار

چالیس دن نہ لاشں کو گور و کفن ملے
ریتی پہ لوٹتا ہوا پیاسے کا تن ملے

حیوان کو ذبح کرتے ہین پانی پلا پلا — سوکھے گلے پہ اسکے پھرے خنجر جفا
بیٹے کا داغ سینہ مین ہو شعلۂ بلا — غم سے ہو پیٹھ حضرت عباس کے دوتا

قطرہ ملے نہ پانی کا اس تشنہ کام کو
حیوان کی بھی نہ سمجھین برابر امام کو

جب ذبح کرنے لے چلے فرزند کو خلیل — آنکھون سے پٹی باندھ لی ای خلق کے کفیل
یہان نوجوان اکبر مہ و سا بے عدیل — دستِ ستم کی برچھیان کھا کھا کے ہو قتیل

دُنبے کے حلق پر وہان کزلک کی راہ ہے
یہان موت نوجوان کی پیش نگاہ ہے

حیوان کے ذبح کرنے مین یہ شرط ہی ضرور — حیوان ہو نہ دوسرا حیوان کے حضور
اور دانا پانی دینے مین اسکے نہو قصور — یہان بھوکا پیاسا قتل ہو یہ فاطمہ کا نور

خنجر پھرے گلے پہ حرم دیکھتے رہین
سر جسم پاک سے ہو قلم دیکھتے رہین

گردن چھدائے تیر سے بانو کا شیرخوار | برچھی جگر سے ہو علی اکبر کے وار پار
تر ہو لہو مین قاسم نوشاہ گلعذار | زینب کے لالہ فام بھی ہون موت کی بہار

برباد باغ پھولا پھلا ہو بتول کا
بلبل کے دل مین داغ ہو ہر ایک پھول کا

خط بھیج بھیج گھر سے بلائین عدوی دین | آرام کی جگہ نہ زمین پر ملے کہین
دیکھین جدہر کو تودۂ طوفان گرد کین | جتنے کہ ساتھ جائین قریب او رہمنشین

باقی نہ تیغ سے کوئی چھوٹا بڑا رہے
رانڈون کی ساربانی کو عابد بچا رہے

گردن مین اُسکی طوق ہو پانوئمین بیڑیان | رکھنا قدم زمین پہ ہو بیمار کو گران
ہر بار ضعف کہتا ہو ٹھہرو ذرا یہان | منزل کٹھن ہے شام کی اور آپ ناتوان

پُرسے کو غش عزیزون کے جو آئے راہ مین
دُرّے عدو کے ہاتھ سے وہ کھائے راہ مین

خیمہ جلائین بیبیونکو لوٹین ستم شعار | چادر رہے نہ ڈھانپنے کو مُنہ کے زینہار
بالون سے اپنے مُنہ کو چھپائین ہون سوگوار | اونٹونپہ سر برہنہ ہر اک کو کرین سوار

در در پھرائین شام مین ہر دل ملول کو
بندی بنا کے لے چلین آلِ رسولؐ کو

روئین جو بیوگان جگر خستہ و اسیر | لے لے کے دُرّے دوڑین ہر اک سمت سے شریر
گردن مین دیکھکر علی اصغر کی نوکِ تیر | بچّے نہ مانگین سہم کے ماؤن سے اپنی شیر

نکلا نہ مہر غیب سے جس کے عوام مین

[illegible]   [illegible]

آئی صدائے غیب کہ ای سب کے انتخاب   یہ اُمت ضعیفہ کی ہے مغفرت کا باب

درگاہ کبریا مین جو عزو وقار ہے
ہر ایک کا جناب پہ دار و مدار ہے

جامہ دکھا رہا ہی نبوّت کی جو پھبن   جمنا تھا اُسپہ رنگ شہادت بڑا کٹھن
اک آنکھ آپکی ہی حسین اور اک حسن   قامت پہ اُنکے قطع ہوا بس یہ پیرہن

جس گلشن کمال مین رنگ قبول ہے
وہ آپ ہی کی باغ کرامت کا پھول ہے

پڑھ کر درود مانگئے ای صدقؔ یہ دعا   یا رب بحق تاج شہنشاہ انبیا
اولاد ہو نہ میری کسی غم مین مُبتلا   دروازہ پر نشاط کی نوبت بجے صدا

ہر گز کسی کا دل نہ کسی سے ملول ہو
جو آرزو ہو دل مین الٰہی قبول ہو

میرے عزیز مقصدون سے بہرہ ور رہین   عیش و نشاط دوستونمین عمر بھر رہین
حضار بزم بھی ترے مدِّ نظر رہین   اُنکے ستارے جلوہ فروز اوج پر رہین

بانئ بزم صاحب عزو وقار ہو
اقبال پیشکار ہو مطلب برار ہو

شاگردون مین جو میرے سعادت اساس ہون   اور میرے جاہ و قدر کے رتبے شناس ہون
اقبال اُنکے پاس ہو وہ اُسکے پاس ہون   جس فن مین کوئی دیکھے اُنہین اُسمین پاس ہون

رات اُن کی شبرات ہو اور روز عید ہو

مشہور ہو جہان بھر نبوت تمام مین　　قرآن کی طرح ورد رہا خاص و عام مین
شامل رہے ہمیشہ درود و سلام مین　　تاثیر ہو بیان مین اثر ہو کلام مین

جو کوئی حق جل و علیٰ سے دعا کرے
بعد از نماز اس کا وظیفہ پڑھا کرے

بالخیر

تاریخ ولادت جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

بہ شش ہزار چو پنجاہ و ہفت صد آمد　　زدور آدم ذی اقتدار مائل فیض
پئے ہدایت گم گشتگان خلقت را　　ظہور کرد شہ مرسلین کامل فیض

بگفت صدق سخن سنج بہر تاریخش
فروغ ذات غفورست خضر منزل فیض
۵۰

ایضاً

چون نود از نوح شد بر چار الف و چار صد　　شد تولد حضرت خیر الوراشان احد
بہر تاریخ ولادت صدق نکتہ سنج گفت　　مظہر ذات خدا شمس الضحیٰ نور محمد
۹۰

ایضاً

بعد ابراہیم چون ہفتاد شد بر سہ ہزار　　مسند آرائے ولادت گشت شاہ مرسلان
صدق نکتہ سنج بہر این نوید جان فزا　　گفتمش سرتاج جان خاتم پیغمبران
۳۰

زموسی بعد از دو الف وسه صد | تولد شد امام دین پناہی
پئے تاریخ اے صدق سخن سنج | رقم کن مظہر از ذاتِ الٰہی
۲۳

ایضاً

دو ہزار و سہ صد از موسیٰ چو رفت | شد تولد حضرتِ خیر الورا
از سر الہام آمد این نوید | گو شفیع المذنبین شانِ خدا
۲۳

ایضاً

چون گذشتہ یکہزار و ہشت صد | بعد از داؤد رحمش بر روان
زینتِ صدر ولادت ساختہ | دستگیر خلق شاہ مرسلان
بہر تاریخ ولادت صدق گفت | رحمۃ للعالمین و قطب جان
۱۸

ایضاً

چو از دور سکندر ہشت صد ہشتاد دو شد | نوید جلوۂ شاہ رسل روح الامین گفت
پئے تاریخ اے صدق سخن سنج معانی | زہے این آفتاب مطلع دین مبین گفت
۸۲

ایضاً

بعد شش صد ز حضرتِ عیسےٰ | گشت پیدا چو شاہ علم و ملل
بہر تاریخ صدق نکتہ شناس | گفتمش آفتاب عز و جل
۶

ایضاً

گشت پیدا چو سیدِ عالم | بعد شش صد ز حضرتِ عیسےٰ
بہر تاریخ صدق نکتہ شناس | گفتمش نور کبریا اعلےٰ
۶

ایضاً

جلوه گر شد حبیب رب غفور	بهر تاریخ آن شه والا
سر اسلام و اتقا و ملک	آمده در خیال ذهن رسا
گفت هاتف وجود پاک بگو	سن آن رونمائے فضل خدا
بار چون شمع فکر نور افروخت	تاج اوّل بشد بفرق ہدیٰ

ایضاً

بعد مسند نشینئ کسرے	چهل و دو چون گذشت خاطر خواه
هر دو ارض و سما بشد پر نور	کرد از لطف حق بخلق نگاه
جلوه فرمود شاه جن و بشر	در دوشنبه بعین وقت پگاه
اثنا عشر ربیع اولے بود	زہے روز مبارک و زہے ماه
بهر تاریخ او بگو اے صدق	اوّل و انتهاے بسم الله

ایضاً

بعد مسند نشینئ کسرے	دو چو بر چهل چرخ کرد افزود
نور پروردگار کرد ظهور	جن و حور و ملک بخواند درود
بهر تاریخ صدق نکته شناس	گفت روح الامین حبیب ودود

غزل در شان سرور کائنات صلی الله علیه وسلم

صلے علیٰ چه شوکت و شان محمدست	سوگند را وقار بجان محمدست
جز حق نه هیچ مرتبه دان محمدست	دایم ثنا گزار بشان محمدست
بر قول من شهادت شق القمر گواه	عقده کشائی کاربنان محمدست
نازم بر نامۂ عمل ناصواب خویش	حرف شفاعتم بزبان محمدست

خورده گرفت برقدر اندازی قدر — تمسّکیه تیر او ز کمان محمدست

اے شوق زیر سایۂ طوبیٰ چہ میبری — اُنجا ببر کہ سرو روان محمدست

دانی کہ برنگین سلیمان چہ کندہ بود — این نقش ہم زنام ونشان محمدست

غیراز مدینہ بہر خطا کار جای نیست — آن بارگاہ فیض رسان محمدست

ذی افتخار خلق زاقبال درجہان — اقبال را شکوہ زشان محمدست

جبرئیل در مدینہ قدم از ادب گذار — این اوج سدرہ نیست مکان محمدست

دور از خیال بود درو لذّتِ حیات — آبِ بقا لعاب دہان محمدست

کرسی بہ طوف عرش زمین بوس گرداو — معطوف ہر کجا کہ عنان محمدست

بشنو صداے اشہدان لاالہ را — اثبات حق زشور اذان محمدست

گر نقد معرفت بکف آید عجب مدار — جوہر بہ ہر قرینہ زکان محمدست

تسنیم وسلسبیل کہ سیراب از وجنان — قطرہ زبحر فیض روان محمدست

من کیستم کہ طائر ذی بال عقل کل — پر ریختہ زاوج بیان محمدست

پردہ میان عاشق ومعشوق ہیچ نیست — حق انچہ آفرید ازان محمدست

بیرون زفہم ودرک وقیاس وگمان ووہم — رازیکہ باخدا ومیان محمدست

اے صدق گربہ نعت سخن را جلا دہی
برسی زحق کہ مرتبہ دان محمدست

مناجات

اے شاہ مرسلین ترے جلوے کے مین نثار — رحمت کی شان ہے تیرے چہرہ سے آشکار

مجھسا نہین ہے کوئی جہانمین خدائی خوار — گردون کے دلمین گرد کدورت زمین پہ بار

دامن ہمین اوجھے نہ رہ جائے راہ مین
پاؤن مین میرے آبلہ ہر ہر قدم پہ خار

ہنستی ہی قبر جو مری صورت کو دیکھکر
تردامنی پہ میری ہے انجام اشکبار

سر پر جو میرے رکھّی ہی گٹھری گناہ کی
آدم کو میرے نام سے آتا ہی ننگ و عار

توبہ کے ٹوٹنے سے جگر مین خراش ہے
حُسنِ عمل کی موت پہ خاطر ہی سوگ وار

مجھکو ہے صرف تیری شفاعت کا آسرا
اورون کو اپنے حسن عمل کا ہی اعتبار

لرزاں ہے سرد مہریون سے زمہریر کو
نار سقر کو میری شرارت سے ہے بخار

دن رات میری لہو و لعب مین گذر گئے
آیا خیال مین نہ خیالِ مآل کار

ہے کون یار غار جو آکر مری سُنے
تربت بھی مشتِ خاک سے ہی میرے دلفگار

آرام کی جگہ نظر آتی نہین کوئی
وان رنج باز پُرس یہان سختئ فشار

افسوس خالی ہاتھ چلا اِس جہان سے
ناداشتی سے اپنی بہت ہی ہون شرمسار

اک رحم کی نظر مرے حال تباہ پر
مایوس تجھ سے کوئی نہین ہے اُمیدوار

کہدینا صدق کو کہ یہ میرا غلام ہے
اُس کا عمل اگر سر محشر ہو روبکار

بلبل کے مُنہ سے جھڑتے ہین ہر اک سخن مین پھول
گویا بھرے ہین نعت نبی کے دہن مین پھول

خوشبو نوید لائی ہے آنے کی آپ کے
اے چشم زار بختِ رسا پر کفن مین پھول

قربان ہزار نافے ترے بوئے خلق پر
رنگ و بہار پھول مین ہی اور چمن مین پھول

ہے آرزو کہ روضہ پہ تیرے نثار ہون
نافے بنے تتار و خطا و خُتن مین پھول

تکیہ یہان ہے صرف شفاعت پر آپ کی
تقوے پر اپنے شیخ نہ تو انجمن مین پھول

رخسار نو بہار کی تعریف کے لئے
سوسن سے مانگتے ہین زُبانین سمن مین پھول

اوڑ اوڑ کے آئین تیری زیارت کے شوقین
گر باندھ کے نرکھین یہ گل چین رسن مین پھول

بلبل نے جو چڑھایا ہے تیرے مزار پر
پھولا نہین سماتا کوئی پیرہن مین پھول

پیشانی مین خلیل کی جو تیرا نور تھا
چنگاریان تھین آتش شعلہ فگن مین پھول

دشوار کچھ نہین تیرے اعجاز کے حضور
پیدا اگر ہون نافے چمن مین ہرن مین پھول

ایسے ہوئے ہین نشے ترے دور مین ہرن
سرکہ ہے گویا شیشۂ توبہ شکن مین پھول

اعجاز تیرا اپنی دکھائے اگر بہار
پیدا ابھی ہون شاخ سرگردن مین پھول

دیکھین تیرے مزار کے قبہ کی جو بہار
شاخین نکالین سیکڑون اپنی پھبن مین پھول

دیکھا جو تجھکو بستر گل پر نہ خواب مین
بن بن کے کانٹے چبھتے ہین میری بدن مین پھول

روئی جو شمع شب تری محفل کی یاد مین
ہر ایک اشک ہو گیا چشم لگن مین پھول

اُمت کو تیری آتے جواہر اگر پسند
ہمسنگ ہوتے لعل کے جا کر یمن مین پھول

پھرتے ہین تیرے روضۂ جنت فضا کے گرد
آتے ہین سال بسکے جو اپنے وطن مین پھول

بُت پر چڑھانا چاہے اگر تیرے دور مین
کانٹا سا کھٹکے دیدۂ ہر برہمن مین پھول

تیرے مزار سے جو نہ پھینکا اوتار کر
پژمردہ سے ہین گنبد چرخ کہن مین پھول

کیا رنگ لایا نعت مین اے **صدق** یہ سخن
جسپر نثار لعل یمن مین چمن مین پھول

جھڑتے ہین مرے مُنہ سے دم فکر سخن پھول
کانون مین ہر اک پھول کے ہین آج کرن پھول

بلبل ہون مین اور وصف شہنشاہ زمن پھول
طیبہ کی فضا میرا نشیمن ہے وطن پھول

انگور کے تختون پہ گرے قہر کی بجلی
گر دور مین تیرے ہو کہین توبہ شکن پھول

غنچون کے ستانے کے لئے ذکر مقدس
کرتے ہین طلب بلبل سدرہ سے ذہن پھول

اللہ رے ترے روضۂ پرنور سے ہے — تا ہے ہوئی داغ ... کرن ...

قدرت کے چمن مین ترا ہمرنگ نہین ہے — گیسو ترے سنبل ہین دہن غنچہ بدن پھول

اترا گئے ایسے کہ نہین پھولے سماتے — کیا سونگ کے آئے ہین ترا سیب ذقن پھول

چاہین ترے دورہ مین اگر بت پہ چڑھانا — گلدام خزان مین رہین پابند رسن پھول

خدام کے رستہ مین بچھاتی ہی ہمیشہ — فردوس سے لالا کے صبا سیکڑون من پھول

ای ساقی کوثر ترے انعام کے صدقے — پیتا ہے ہر اک جا کے سر نہر لبن پھول

الطاف سے حضرت کے سبکدوش ہوا ہون — لاشہ نہین اب گویا کہ ہی زیر کفن پھول

ٹھکرایا ہوا مہر ترے کوچہ کا ذرہ — او ترا ہوا روضہ کا مہ چرخ کہن پھول

آنکھون کو بچھاؤن ترے رستہ مین ہمیشہ — ہو جاؤن مین نرگس کی طرح گر ہمہ تن پھول

ہے فیض سے تیرے چمن افروز رسالت — اسلام شجر فرض ثمر نفل دسنن پھول

اللہ کہین جلد وہ دن مجھکو دکھائے — روضہ پہ چڑھاؤن تری ای سرزمن پھول

جھڑتے ہین تری بزم مین کیا شمع کے منہ سے — لاتی ہے صبا روز جو بھر بھر کے لگن پھول

دندان مقدس سے اگر دے کوئی تشبیہ — کھل کھل کے ہون غنچہ کی طرح در عدن پھول

غزل

اے صدق پڑھون نعت مین کچھ اور بھی اشعار
باتون مین مری چومتا ہے میرا دھن پھول

دیگر

قدرت کے چمن مین ہی تو ای رشک چمن پھول — اور تیرے چمن مین ہین حسین اور حسن پھول

ہے داغ تری ہجر کا ای شاہ زمن پھول — ہم حشر مین لیجائینگے یہ زیر کفن پھول

ای شاہ کھلین گر نہ ترے رنگ و روش پر — پھولونگے چمن مین کرین مرغان چمن پھول

...

کیا باد اوڑا لائی ترے کوچہ کا نقشہ
گرتے ہین تاراج چمن پر جو چمن پھول

گل کاریان روضہ کی تری غیرت فردوس
پردہ مین ہر اک پھول کے ہی جلوہ فگن پھول

پتھر ترے پابوس سے ہی لعل کا ہم سنگ
ٹھوکر سے عجب کیا کہ جو ہو لعل یمن پھول

اترائی ہوئی پھرتی ہی کیا باد بھاری
روضہ پہ جو چڑھتے ہین تری شاہ زمن پھول

گر ہو نہ ہوا کوچہ کی تیرے چمن آرا
نرگس کی ہو آنکھو نمین گل برگ سمن پھول

کیا جانئے کہ کیا کا نمین پھوکا ہے صبانی
پھرتے ہین ترے شوقمین آوارہ وطن پھول

نافونپہ جو اتراتے ہین کیا ہوش اوڑی ہین
سونگھین ترے کوچہ کی خطا اور ختن پھول

مہکے ہوئے پھرتے ترے کوچہ کی ہوا مین
گلدام مین گر ہوتے نہ پابند رسن پھول

پردہ رخ گل رشک سے اکبار اوٹھادو
پھولون کو دکھاتی ہین ہم اپنی پھبن پھول

گل کھاتی ہی بلبل ہی نہ کچھ ہجر مین ترے
رکھتا ہی دل وجان مین نہان خار محن پھول

اے ابر کرم یک نظر اس اپنے چمن پر
غنچے ترے پژمردہ ہین اور سوختہ تن پھول

گر ہو نہ شگفتہ ترے کوچہ کی ہوا سے
بلبل کے ہین ڈسنے کیلئے سانپ کے من پھول

غزل — دیگر

ای صدق کہلا اور گل اس تازہ زمین مین
اورونکا سخن خار ہے اور تیرا سخن پھول

ہین وصف محمدؐ مین جو سرگرم سخن پھول
پھولی نہین جامہ مین سماتے ہمہ تن پھول

اُس روضہ کی جالی کے نہین دیکھین ہین چشم مین
نرگس کی طرح آنکھو نپہ مت اپنی ہرن پھول

اُس روضہ کے قبے مری آنکھو نمین بسے ہین
دکھلاتے ہین ناحق ہی مجھے اپنی پھبن پھول

اُن پاؤن کے ناخن کی برابر نہین رتبہ
اس اپنے مہ نو پہ نہ ای چرخ کہن پھول

اللہ رے [illegible] مدینہ کے چمن کی ۔ [illegible] دہن پھول

مقصد کے چنین پھول نہ مدحت کے چمن سے ۔ تا عطر سے دھوئین نہ زبان اور دہن پھول

پر جلتے ہین وان بلبل سدرہ کے ادب سے ۔ اِس کوچہ مین بہتر نہین بے ساختہ پن پھول

خوشبو کی طرح مجھکو اوڑا کر وہان لے جا ۔ اِس شوق پہ ارمان نزاکت مین نہ بن پھول

لب برگ گل اور چشم سیہ نرگس شہلا ۔ خد پھول دہن پھول ذقن پھول وطن پھول

خون خشک ہوا دیکھ کے وہ عارض رنگین ۔ گر اصل کوئی پوچھے تو تھا لعل یمن پھول

کیا کہتا ہے اُس قد کا کہین آپکو ہمسر ۔ قمری کی طرح سرو پہ ہے قہقہہ زن پھول

اعجاز سے کچھ اُسکے یہ دشوار نہین ہے ۔ پتھر کا اگر پھول ہو پتھر کا بدن پھول

دکھلائین کرامت اگر اُس کوچہ کے ذرے ۔ سورج کی طرح دیکھا کرین روز گہن پھول

چھڑکے نہ اگر باد صبا اُس کا پسینہ ۔ سونگھے نہ کوئی مرد نہ سونگھے کوئی زن پھول

اُس روضۂ اقدس کے جو انوار چھٹے ہین ۔ دکھلاتے ہین خورشید کو روزانہ چھپن پھول

اعجاز سے گر چشم کرے اُنکی اشارا ۔ اوڑتے پہرین صحرا مین ابھی بنکے ہرن پھول

برباد ہوا رعب سے جو کفر کا گلزار ۔ منقار مین پھرتے ہین لئے زاغ و زغن پھول

ہر اک کی زبان لال ہی اوصاف مین اُسکے ۔ سرو و سمن و نرگس و سوسن مین نہ بن پھول

اللہ کرے روضۂ پر نور کے اے صدق
محشر مین مرے سر پہ رہین سایہ فگن پھول

کیا جھکی تسلیم ہی شاہا تیری تسلیم کو ۔ اوٹھ کھڑی ہوتی ہی خود تعظیم بھی تعظیم کو

شوق تھا تیرا بہت جو احمد بے میم کو ۔ تجھکو پیدا کر کے پھر پیدا کیا تقدیم کو

دل مین آتا ہی جو تیری وصف لکھنے کا خیال
دیکھتے ہین ہم قلم کو اور قلم ترسیم کو

ذات اقدس مین بہم ہین دونون امکان و وجوب
جای آغوش احد مین یون ملی ہی میم کو

گر ہو منشور قضا پر کچھ تعمل آپ کو
بھیجدے دار القضا مین حکم کی ترمیم کو

سجدے کرتے ہین ملایک روضۂ اقدس کے گرد
ختم تیری ذات پر حق نے کیا تکریم کو

دست و ہمت کو ترے حد تجاوز سے کشش
ورنہ چاہے جوہر فرد اپنی خود تقسیم کو

دین ہی اللہ کی وہ جسکو چاہے دے فروغ
ملگیا تجھسا جہان افروز ہفت اقلیم کو

کعبہ مین آئی ترے فیض عبادت سے بہار
دیکھتا ہے خلد بھی گلزار ابراہیم کو

ہے ازل سے تا ابد حاجت روائے دو جہان
ہاتھ سے تیرے ملا کیا کیا نہ کچھ تقسیم کو

عرش و کرسی پر ہے کوئی تجھسا شاہِ نامور
فخر ہو کیون ہفت گردون پر نہ ہفت اقلیم کو

اک جہان تیری لوا ہی سے جو ہی زیر و زبر
جام مے مین سر کے کٹنے کا خطر ہی جیم کو

دست ہمت نے تری روز ازل ای کان جود
زرد روئی زر کو بخشی رو سفیدی سیم کو

کاہنون کو زائچہ سے تیرے لاکھون انتشار
حیرتین نیک اختری سے صاحب تنجیم کو

تیرے طالع سے اوڑی اختر شناسونکی حواس
کیا تعجب ذرون سے کھینچین اگر تقدیم کو

عالمون کے مرتبے ہین انبیا کے مرتبے
کیا اثر بخشا خدا نے آپ کی تعلیم کو

تیرے کوچہ کا گدا ایک ایک شاہنشاہ ہے
اشک سے اعزاز سے لجکول کے دیہیم کو

آپ ہی کی ذات پر ہی میرا جو کچھ ہی حساب
غم لاؤن مین کہان سے قبر مین تفہیم کو

بادۂ حب نبی سے رات دن سرشار ہین
پوچھتا ہے محتسب ہمسے امید و بیم کو

تیرا روضہ دیکھکر رضوان کو جو غش آگیا
لیگیا فردوس وہان سے لخلخہ تشمیم کو

صدق ہم رکھدین گے آغوش احد مین میم کو

ڈنکا ہوا جو اُس کی ولادت کا پیر کو
منکر کھڑے پکارتے تھے اپنے پیر کو

حق جانتے تھے جو کہ صنم کو قدیم سے
شرمائے سُنکے نام خدائے قدیر کو

لرزا چڑھا جو ناریونکو اُسکے عہد مین
مالک نے پھونکا شعلۂ نار سمیر کو

اُمّت کو اُسکی دیکھ کے کہتے ہین ذی کمال
عالم بنایا اُمّی نے جمِ غفیر کو

آتشکدے جو سرد ہوئے اُسکے رُعب سے
مالک بھی دیکھنے لگا نار سعیر کو

یہ دونون وصف ہوتے نہ گر اُسکی ذات مین
کوئی بھی پوچھتا نہ یتیم و یسیر کو

وہ نور جلوہ گر تھا نہ جبتک نگاہ مین
ہر اک سے تھا حجاب خدائے قدیر کو

جس سرزمین پہ تھا وہ گل اندام گلفشان
ابتک ہے رشک خاک سے اُسکی عبیر کو

سایہ بھی تھا نہ جسم مبارک کا جلوہ گر
غیرت یہ شرک سے تھی شہ بے نظیر کو

منظور خود نمائی تھی ربِّ قدیر کو
پیدا کیا جناب بشیر و نذیر کو

گر پوچھتا ہون کس کے لئے ہی مرا ضمیر
سب پھیرتے ہین آپکی جانب ضمیر کو

رتبہ ملا یہ فقر کو دربار سے ترے
کہتا ہے شاہ ادنےٰ واعلےٰ فقیر کو

حاصل ہوا ہی تیری ولادت سے یہ شرف
کہتے ہین طفل و پیر و جوان پیر پیر کو

ہوتا اگر نہ ختم نبوت کا سلسلہ
کہتے نبی نبی ترے ہر اک وزیر کو

سہمے ہوے ہین رعب سے تیری یہ کج نہاد
گوشو نمین رکھدیا ہی کمانون نے تیر کو

جامہ مین اپنے پھولے سماتے نہین بشر
جب سے سنا ہے اُسکی صدا بشیر کو

... بوسہ دیتے ہین پائے سریر کو

کیا جانے کیا کرے ترے اوصاف مین رقم
مدت سے خامہ دیکھ رہا ہے دبیر کو

نقش قدم کے بوسہ کا آئے اگر خیال
ذرّے دکھائین آئینہ مہرِ منیر کو

لکھنے کو گر کہے تیرے اوصاف کے کوئی
دیکھے دبیر خامہ کو خامہ دبیر کو

آگے ترے بتون نے خدا جانے کیا کہا
لرزا چڑھا ہی سنگ تراشون کے پیر کو

لات و منات سجدہ کو باؤمین گر پڑی
جب دوش پر چڑھایا جناب امیر کو

الفقر فخری سے جو ہوئے لب گہرفشان
حسرت سے دیکھتے تھے تونگر فقیر کو

سُرمہ جو تیری خاک قدم کا نصیب ہو
بینائی آکے بوسہ دے چشم ضریر کو

ڈالے کمانکے ناک مین سو سو طرح کے تیر
سیدھا اگر کرے نہ ترا رعب تیر کو

خالق کو تیری مدح جو سننے شوق ہے
آب بقا سے گوندھا ہے میرے خمیر کو

سایہ سے تیرے کیونکہ نظر کو فروغ ہو
علم خدا مین جا ہی نہین اس نظیر کو

کافر کی تشنگی پہ جو آئے ترس تجھے
دکھلائے اپنی آب مین شمشیر شیر کو

غل لا الہ کا جو ہوا تیرے عہد مین
بت بت کے دیکھنے لگا حال تغیر کو

تیرے سوا نظر کوئی آئے نہ دوسرا
ڈھونڈھے کوئی جہانمین جو تیری نظیر کو

جس نطفہ مین نہو تری الفت کا کچھ اثر
دایا ملائے اُسکے لئے زہر و شیر کو

ایسا اوڑا دیا تری ہیبت نے شرک کو
عُنقا پھرے ہے دیکھتا اپنی نظیر کو

ابرو پہ بل پڑے جو کبھی پر کمان کی
پڑ جائے اپنی جان کی ہر گوشہ گیر کو

بخشے نہ گر جلا ترے نقش قدم کی خاک
اندھے سے ہو حجاب نگاہ بصیر کو

پھر خیر ہے کہ تجھکو ترحم پہ ہے نظر
ورنہ اجل دیت دے یتیم و یسیر کو

کاغذ سیاہ کرتے ہین کیون کاتب عمل
حق جانتا ہے آپکے ما فی الضمیر کو

دانہ گرے زمین پہ اگر رائی کے خلاف
برسے نہ کفر پر جو ترا شعلۂ غضب
مٹ مٹ گئے بت اپنی خدائی کو دیکھکر
کیا منہ جو تیری وصف مین کھولے کوئی زبان
ہے صدق کی غلامون سے حضرت کے التجا

تاسیرِ برق کی ملے ابر مطیر کو
دوزخ سے کھینچ لائے شرارت شریر کو
اولٹا جو تو نے تخت ضلالت پذیر کو
مُنہ مین لئے ہوئے ہی قلم بھی صریر کو
محشر مین ساتھ لے کے چلین اِس حقیر کو

تضمین

انجام اپنا پوچھین اگر تجھسے اشقیا
بڑہنے کا غم جو انکو ہو گھٹنے کا پیر کو

صدق

چراغ ایوان آفرین کا
مدار افلاک اور زمین کا
خلاصہ ہر فرد مرسلین کا
یہ نور ہے روئے مہ جبین کا

صدق

ناسخ

فروغ ایمان اور یقین کا
مشیر کل عقل دوربین کا
نہ پوچھو کچھ وصف شاہدین کا
کہ ہو خجل چاند چودہوین کا

جو حلقہ ہے زلف عنبرین کا
وہ ایک نافہ ہے مشک چین کا

جہاد مین تھے رسول اکرم
اسی پہ تھے اہل کفر باہم
بچین گے ہاتون سے اِسکے کیا ہم
یہ ساعد و نکا ہے اُسکے عالم

صدق

ناسخ

لرز رہا تھا کفن مین رستم
قیامت اِس سے نہین ہے کچھ کم
کسی مین ایسا نہین ہے دم خم
کہ جس نے دیکھے ہوا وہ بیدم

نیام تیغ قضائے مبرم
لقب ہے قاتل کی آستین کا

نہین جو دیکھا وہ روے انور
ہر ایک نالہ ہے شعلہ پرور
پناہ مانگے نکیونکہ اخگر
اگر ہو پھاہا پرِ سمندر

صدق

ہے پ جدائی سے پھونکا اثر
گمان شرر کا ہے موی تن پر
اُٹھایا سوزِ جگر نے یہ سر
یقین ہی ہو خاک دم مین جلکر

ناسخ

سُنا جو ہو آفتاب محشر
کھنڈ ہے داغ آتشین کا

ہوا ہون شاہ جہان شیرین
گہر فشان لسان شیرین
کلام مین ہون رواں شیرین
زبسکہ وصف دہان شیرین

صدق

فصیح مُلک بیان شیرین
سخن طراز گمان شیرین
سُنو مری داستان شیرین
رہا ہے ورد زبان شیرین

ناسخ

بدن مین جب تک ہے جان شیرین
مزا دہن مین ہے انگبین کا

نثار رنگت پہ رُخ کی بُلبُل
چمن مین اُسکا ہے ہر طرف غل
پڑھے ہزارون ہی پھول پر قل
وہ چشم نرگس ہے زینت گل

صدق

شگفتگی کا ہے وہ توسل
بہار دیکھے جو وہ تجمل
یقین ہی اسمین نہین تامل
وہ زلف پیچان ہی رشک سنبل

ناسخ

عذار مین ہے شمامت گل
بدن مین عالم ہے یاسمین کا

خضر ہون صحراے گم رہی کا نہ پوچھ کچھ حال میرے جی کا برا ہو بدبخت عاشقی کا	ناسخ	طریق نیکون کا کچھ نہ سیکھا یہ شور و افغان ہی ہر گھڑی کا نہ دین ہو برباد یون کسی کا

بنا ہے عشق بتا مین ٹیکا
نشان سجدہ مری جبین کا

نہ دیکھی ہی وہ جو شان اکرم فلک پہ پہونچی صدائے ماتم جگر مین ہین لاکھ نشتر غم یہ جوش پر یان ہے اشک ماتم	صدق ناسخ	عجب طبیعت کا کچھ ہے عالم رہے کسی کے نہ کام کے ہم نہ پوچھو کچھ حال ہم سے ہمدم کہ ساتون دریا ہین قطرے سے کم

جسے کہ کہتے ہین سب جہنم
شرر ہے اک آہِ آتشین کا

نہین جو دیکھا وہ روی خندان برنگ نرگس ہے چشم حیران مجھی پہ موقوف کچھ نہین یان زبسکہ ہے جوش داغ ہجران	صدق ناسخ	جگر ہے زخمون سے گل بدامان مثال سنبل ہین مو پریشان ہر ایک کا ہے یہ شور و افغان ہوا مرا سینہ باغ رضوان

برائے گلگشت جائے غلمان
خیال پڑتا ہے اک حسین کا

کہلین ہین تختہ جو گلستان سے اے صدق کیجے نظر جہان سے بیان رنگین ہی ۱۳ زبان سے	صدق	ہین وصف سلطان دوجہان سے شگفتہ مضمون ہین ارغوان سے صدا ہے یہ بلبل جنان سے

کیا ہے ناسخ نے آسمان سے
بلند تر رتبہ اِس زمین کا +

جو آئے سید کونین لامکان ہوکر
زمین اوچھلنے لگی ہاتون آسمان ہوکر

جو لائے دیر مین تشریف قبلۂ عالم
خدا ہی جانے کہ آئے کہان کہان ہوکر

عبث ہے دغدغہ خورشید روز محشر کا
وہ بھول جائینگے کیا ہمکو مہربان ہوکر

بتون سے آنکھ لڑائے جو اُسکے دورہ مین
چبھے نگاہ وہین آنکھ مین سنان ہوکر

اگر ہو اُسکا اشارہ بتون کی ابرو کو
خدنگ کفر پہ برساے وہ کمان ہوکر

برعکس راے کے گر اک قدم رکھے خورشید
شعاعین پانونمین پڑ جائین بیڑیان ہوکر

کرین نگاہ نہ اُس روضہ کے اگر گلچین
بہار خاک اوڑاتی پھرے خزان ہوکر

ہین اُسکے وصف مین لب بند عقل اوّل کے
ہمارے مُنہ مین کہو کیا کرے زبان ہوکر

جناب باری کو خاطر ہے آپ کی منظور
گناہ گارون کا کیا ہوگا پھر بیان ہوکر

ہزار حیف کہ ہم تو اگر مگر مین رہے
کبھی کا آبھی گیا وہان سے کاروان ہوکر

نکال کوچہ سے اُسکے نہ اے اجل مجھکو
مین جان نہین کہ جو آؤن نکل پھر روان ہوکر

ہر اک سمت بتون مین ہے لا الہٰ کا شور
جو پھیلا جسمون ہین اعجاز اُسکا جان ہوکر

زمانہ دیکھے گا فرمائینگے جو لطف و کرم
ہمارے اور خدا کے وہ درمیان ہوکر

عبور حق نے دیا اُسکو علم باطن پر
رہیگا راز نہ اُس سے کوئی نہان ہوکر

ہے اُسکے رعب سے آتش پرستونکو سکتہ
گھٹا ہوا ہے نفس سینہ مین دھوان ہوکر

خیال آتا نہ خُلد برین کا رضوان کو
در حضور پہ رہتا جو پاسبان ہوکر

جو راستہ قدم خاص سے ہی فیض پذیر
زمین پہ پانون نہین رکھتا وہ جنان ہوکر

ہمارے پلہ پہ کیونکر نہ اُنکا دامن ہو
بچایا نوح کی کشتی کو بادبان ہوکر

[illegible]

تمام نعمتیں جنت کی لوٹ لیں ہمنے
فراغ بال ہیں حضرت کے مہمان ہوکر

ہے اُسکے رعب شریعت سے کفر زیر و زبر
بدن ہیں رونگٹے چبھتے ہیں برچھیاں ہوکر

دماغ صدق کا پہنچا ہے عرش اعلیٰ پر
زمین پہ پانؤں نہیں رکھتا مدح خوان ہوکر

سرسبز ہے نعت فلک آہنگ میں تنکا
طوبیٰ سے زیادہ ہے ہر اک رنگ میں تنکا

بستہ ہوا لغت کے جو ڈھنگ میں تنکا
اُولجھا ہوا ہے چادر ازرنگ میں تنکا

بندھتا نہیں نعت فلک آہنگ میں تنکا
کیا آن پھنسا قافیۂ تنگ میں تنکا

کچھ دور نہیں ہے ترے اعجاز سے شاہا
تنکے میں اگر سنگ ہو اور سنگ میں تنکا

دیکھیں قدر اندازیاں جو تیر کے تیرے
دانتوں میں لیا کافرون نے جنگ میں تنکا

مژگان سے ترے کوچہ کی جاروب بناؤن
کانٹا سا کھٹکتا ہے دل تنگ میں تنکا

کیا راہ تری صاف ہے اس راہ کی قربان
یان میل نہ منزل ہیں نہ فرسنگ میں تنکا

دیکھی جو ترے دست مبارک کی تجلّی
ہر شمع ہوئی سوکھ کے ہر رنگ میں تنکا

ثابت ہوا یہ چوب کی گویائی سے سبکو
تو چاہے تو گویا ہو اک آہنگ میں تنکا

ہے کیف جنہیں جام مے حُب نبی سے
کرتے ہیں وہ چشم قدح بنگ میں تنکا

اے شاہ مجھے تیری شفاعت پہ نظر ہے
ہے کوہ مرے بار کے پاسنگ میں تنکا

اے چرخ اگر لاغری پہ میری نظر ہے
ہوں راہ جناب فلک اورنگ میں تنکا

تیروں نے ترے دین کی دل افروزی کی خاطر
کافر کے کیا دیدۂ بے ننگ میں تنکا

برسوں جو اوڑا ہے تری الفت کی ہوا میں
ہے چین بجبیں بند ہنے سے آژنگ میں تنکا

باندھی یہ ہوا تیری منہابی کی صدائے
ہے اب دہن صاحب سارنگ میں تنکا

بدعت کے ہوئے ساز ترے دور میں بیکار
گویا ہے ہر اک تار کف چنگ میں تنکا

یون ڈھونڈتی پھرتی ہر ... [illegible]
دیکھا جو نظر نے نہین وہ روے منور — ہے آنکھ کے آئینہ پر زنگ مین تنکا
دم لشکرِ اعدا کا ترے رعب سے سوکھا — ہر تارِ نفس ہے تنِ سرہنگ مین تنکا
گر رائے سے تیری نہ چلے بادِ سبک خیز — ہرگز نہ ہلے چرخ کے نیرنگ مین تنکا
اندیشہ جو چل سکتا نہین راہ مین تیری — ہے سوکھ کے فکرِ قدمِ لنگ مین تنکا
زردی جو ترے کوچہ کے مہجورونکی دیکھی — ہر ریشہ ہوا سوکھ کے نارنگ مین تنکا

اے صدق مجھے قبر کے تنکے کا خطر کیا
ہون سوکھ کے عشقِ شہِ فرہنگ مین تنکا

ڈوبا ہوا ہے نعت کے جو رنگ مین تنکا — ہے لعل یمن سے بھی فزون سنگ مین تنکا
بُلبل سے بیان نعت کے مضمون نہین ہوتے — ہین سوکھ کے مرغانِ خوش آہنگ مین تنکا
دکھلائے اگر دستِ مبارک یدِ بیضا — ہر شمع بنے دیدۂ مردنگ مین تنکا
جاروب ہے کوچہ کی تری جسکو شرف ہے — ہے میل وہ چشمِ شہِ اورنگ مین تنکا
جو راہ مین تیری ہین وہ آفت سے بری ہین — اُولجھا نہ کبھی دامنِ فرسنگ مین تنکا
جو خاک ترے کوچہ کی ملتے ہین جبین پر — ہون سوکھ کے وہ چادرِ ارژنگ مین تنکا
شمشیر کی بجلی جو گری اہلِ خطا پر — باقی نرہا خانۂ سرہنگ مین تنکا
تفصیل پہ آجائے اگر تیری طبیعت — کم کوہِ گران سے نہو پھر سنگ مین تنکا
بدکیش تری رعبِ عدالت سے سبک ہین — کچھ دور نہین تیر ہو گر جنگ مین تنکا
تشریف وہ لانے کو ہین کہدو یہ صبا سے — باقی نرہے دامنِ فرسنگ مین تنکا
مژگان کو ترے تارِ شعاعی کہون کیونکر — ہے چرخ زر اندوز کے نیرنگ مین تنکا
اے شاہ اگر پلہ پہ ہو تیری عنایت — ہرگز نہ جلے آتشِ گلرنگ مین تنکا

... شاہ اگر سایہ پڑے ... کا تیرے
ہو تو وہ گران ہے ... بھی ... سنگ مین تنکا

نظرون مین ترے خادم درگاہ کی شاہا
ہے تار کلاہ شہ اور نگ مین تنکا

جو دور ہین کوچہ سے ترے ای شہ والا
دل چاک ہے اور گیسوی شب رنگ مین تنکا

اے صدق صدا صلے علیٰ کی ہی فلک سے
کیا خوب لکھا قافیۂ تنگ مین تنکا

سب رسولونمین ترا حسن و جمال اچھا ہے
خاص اچھون سے بھی اچھا ہے کمال اچھا ہے

آئینہ مین رخ انور کا خیال اچھا ہے
آپ ہی اپنی تو صورت کی مثال اچھا ہے

مر رہون کوچہ مین تیرے تو کمال اچھا ہے
ہجر کا جسمین نہین ڈر وہ وصال اچھا ہے

نرگس چشم کا بیمار کمال اچھا ہے
پوچھتے آتے ہین عیسیٰ بھی کہ حال اچھا ہے

آپکے ناخن پا کو نہین دیکھا شاید
چرخ کو ناز ہے اس پر کہ ہلال اچھا ہے

سرو قامت کو ترے دیکھ کے کہتے ہین ملک
گلشن باغ رسالت مین نہال اچھا ہے

پتلی والشمس کی آنکھونکی سویدا دل کا
مصحف رخ پہ عجب نقطۂ خال اچھا ہے

آپ کا جب ہوا اس عالم امکانمین ظہور
ماہ اور مشتری کہتے تھے یہ سال اچھا ہے

الف الحمد کا کہتا ہے ترے قامت کو
آئینۂ رحمت ایجاد پہ دال اچھا ہے

اسلئے آپ کا سایہ نہ بنایا حق نے
جو ہو محبوب وہ بی مثل و مثال اچھا ہے

ایسی تقدیر کہان پہنچون اگر روضہ پر
دل کے بہلانیکو لیکن یہ خیال اچھا ہے

آکے کہتے ہین مدینہ مین یہ جبریل امین
بخت یاور ہو تو رہنے کو محال اچھا ہے

تیرے الطاف کے قربان تری رحمت کے نثار
حشر مین سب سے مرا جاہ و جلال اچھا ہے

آپکے نام سے آجاتی ہی پھر جان مین جان
کیا نکیرین کا انداز سوال اچھا ہے

قبر مین آپکے آنے کی خبر سنتا ہون
کوکب عمر ہو گر صرف زوال اچھا ہے

رات دن جرم کو بھی تیری شفاعت کی تلاش
بار عصیان کا مرے سر پہ وبال اچھا ہے

چوب گویا ہوئی باتون کو تری سُن سُن کے
کچھ مسیحا سے بھی انداز مقال اچھا ہے

کنگرہ پر ترے اوصاف کے اوڑنا معلوم
طایرِ فہم رسا بے پر و بال اچھا ہے

عرش سے پوچھے مدینہ کی بزرگی کوئی
کاسۂ زر سے جہان جام سفال اچھا ہے

اپنے کچھ اچھے برے سے نہین مطلب مجھکو
آپکی جسمین خوشی ہو وہی حال اچھا ہے

صدق کچھ اور بھی فرمائیے از بہرِ خدا
طرح اچھی غزل اچھی ہی خیال اچھا ہے

ہے بُرا پر تری ہیبت سے کمال اچھا ہی
کفر کے سر کو دبائے ہی وبال اچھا ہے

تیرے خدام جو ٹھکرائین کمال اچھا ہی
کاسۂ سر مین مرے آئین جو بال اچھا ہے

جسپہ ہے چشم عنایت وہ کمال اچھا ہی
دام سے جسکو چھوڑا یا وہ غزال اچھا ہے

چشم بد دور یہ کرتی ہے اشارا نرگس
سُرمگین چشم کا بیمار کمال اچھا ہے

آپ پر کیونکہ نہ عاشق ہو جمیلونکا جمیل
شکل اچھی ہے طرح اچھی جمال اچھا ہے

تیرے خدام کی مجلس کی شب افروزی کو
ماہ مین گر نہو نقصان کمال اچھا ہے

قدم پاک پہ جھک کر نہوا جسکو فروغ
ایسے سر تاج سے تو سر پہ وبال اچھا ہے

غم نہین راہ مین تیرے ہون اگر آبلہ پا
جسکا انجام ہو عشرت وہ ملال اچھا ہے

ذرہ بنکر ترے کوچہ کا نہ چمکا اک دن
گر ہو خورشید گرفتار زوال اچھا ہے

وہ نبی پوچھین گے مین نام مبارک لونگا
کیا ہی مرقد کا جواب اور سوال اچھا ہے

جو اشارہ مین چلا آیا شہ والا کے
سرو گلزار جنان ہین وہ نہال اچھا ہے

رشک ہو کیون نہ رسولون کو تری امت کا
دیکھتے ہین جسے ہم اسکا مآل اچھا ہے

روز مرتے رہین جنت کی ہوس مین زاہد
مجھکو یہ آپکا ارمان وصال اچھا ہے

لب کوثر پہ یہ فرمائینگے اُمت کو جناب
پیا سا جائے نکوئی آبِ زلال اچھا ہے

واہ کیا خال ہی ابرو کے تلے صلے علے
چشم بد دور یہ مسجد مین بلال اچھا ہے

آئینہ عکس لئے سب کو دکھاتا پھرتا
کہ نہین ہی کوئی حضرت کی مثال اچھا ہے

کیون نہ ہر اک کی نظر مجھپہ پڑے محشر مین
دولت حبِّ نبی پاس ہی مال اچھا ہے

فکر مین روز جزا کی رہون کیون سینہ فگار
صدق مداح نبیؐ ہون مرا حال اچھا ہے

کعبہ کی ہے بنیاد بنائے درِ احمد
ہین جن و بشر ناصیہ سائے درِ احمد

نعلین پہ سر رکھتے ہین شاہان اولی العزم
کیا شان ہی قربان گدائے درِ احمد

ہے صلے علے بلبل سدرہ کی زبان پر
مرغان چمن نغمہ سرائے درِ احمد

رضوان نے سمجھ رکھا ہی کیا جانے مجھے کیا
رتبہ دیتا ہی جو فردوس بجائے درِ احمد

زاہد کو مبارک رہے کیا کام ہے مجھکو
گر اور ہے فردوس سوائے درِ احمد

کعبے کے ستون کہتے ہین حجاج سے ملکر
لیجائے کوئی ہمکو بجائے درِ احمد

کرسی کا عجب رتبہ عجب عرش کا پایا
قربان ہی کوئی کوئی فدائے درِ احمد

میکائیلؑ ہی جاروب کشی کے لئے حاضر
جبرئیلؑ امین ناصیہ سائے درِ احمد

تقریر مین میری ہی مزا صلے علے کا
گویا ہے زبان بہرِ ثنائے درِ احمد

جھک جھک کے لئے عرش نے کس دہلی کی بوسے
دربان ہین ملک کس کے سوائے درِ احمد

وعدہ شررافروزی کا ہی نار سقر سے
اللہ نہ کافر کو دکھائے درِ احمد

کہتا ہی جہا[illegible] عرش سے اور عرش جہا سے
رکھدیتا کوئی ہمکو بجائے درِ احمد

پوچھینگے اگر حشر مین کیا لایا ہی الصدق
کہدونگا کہ اشعار ثنائے در احمد

تہ و بالا ہوا بتخانہ تیری ایک ٹھوکر مین
ہزارون بال آئے خود سرون کے کاسۂ سر مین

تری معجز نمائی سے محمد یا رسول اللہ
ہوئے پتھر کے ٹکڑے گویا دست کفر پرور مین

لکھا تیرے براقِ بادپا کا وصف چالاکی
عیان ہی نقشہ نبض جہندہ تارِ مسطر مین

ترے اعدا کی سرگردانیون کو جو کوئی لکھے
دوائر چنبر گردون کی صورت آئین جگر مین

وفور آب آتش وصف تیری تیغ سا شاہا
اگر ہوگا تو ہوگا حاسدون کے دیدۂ تر مین

ترا وہ حکم نافذ ہے جو تو چاہے تو پیدا ہو
صدف آتش کدہ مین اور سمندر بھی سمندر مین

جلائے گر کوئی اسپند حاسد کے لئے تیرے
یقین ہی چشم بد ہو جائے ہر اک دانہ مجمر مین

اثر کرتی نہین ہی آگ پانی مین کبھی لیکن
ترے رعب غضب سے خشک پایا آب خنجر مین

تری فرقت گوارا تھی نہ ذاتِ کبریائی کو
تجھے اسواسطے پیدا کیا عہد موخر مین

اگر ہوتا نہ تیرا دست رحمت خلق کا ضامن
وہی آتش جلاتی کافرون کو ہی جو پتھر مین

نہونا سایہ کا اچھی دلیل حصر ہاتھ آئی
نہ تھا تیرا مقابل دوسرا اللہ کے گھر مین

ظہور شکل ممکن ممتنع سے ہو جو تو چاہے
برنگ عکس و آئینہ غرض داخل ہو جوہر مین

پڑے تیرے اگر دستِ دو عالم بخش کا سایا
روانی آبِ دریا کی ہو آب خشک گوہر مین

پڑا اک ظالمون مین تہلکا ابلیس گھبرایا
بجا کوس عدالت شاہِ دین جب تیرے لشکر مین

چمن سیرا ہے عالم عمل نامی جب سے ہے تیرا
الگ سوتا ہی فتنہ چین سے پھولونکی چادر مین

ترے رعب حفاظت سے سراسیمہ ہوئے موذی
چھپے ہین باز و شاہین خانۂ کبک و کبوتر مین

...برابر... ہے ...	اگر ... شراب ... پرور زمین
یہ خوف نہی ہے تیرا کہ زردی چھا گئی منہ پر	کہ ماخذ می کا رز اور اسکی صورت ہے عیان زمین
مناہی سے ترے باز آئے میکش مے پرستی سے	بطِ مے کہتی ہی اوڑ جاؤں طاقت ہو اگر پر مین
بخوفِ شرع ہے انگور دانہ شیشۂ صہبا	چھپی بنت العنب پھر آگے باہر بطن مادر مین
ثنا جب سے لکھی ہے قائل الفقر فخری کی	عروس فکر کو راحت نہین ہے حجلہ زر مین
زہے اُمّی زبانِ تیغ سے کرتا رہا مشتق	وہ داخل گردن دشمن کو کرکے حد مصدر مین

سخن میرا ہے نفخ صور اوّل منکر دین کو
عجب الصدق کیا مصروف ہون نعت پیمبر مین

تمت بالخیر

فقرات و قطعات تاریخ از تصنیف محرم اسرار جبروتی مہبط انوار لاہوتی مشرق آفتاب ہمہ دانی حافظ امداد حسین صاحب ظہور عرفانی رئیس میرٹھ

سبحان اللہ کیا عالی کلام ہی - کیا ندرت آغاز و طرفگی فرجام ہی شعر زفرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست * نذر سرور کائنات - نفحات فیض بے انتہا -
۹۸ ۱۸ ۹۸ ۱۸
مفاتیح فیض بی انتہا - چراغ نور عین حرمین - حصن حصین فیض آثار - سپاس بقیاس خسرو کوثر -
۹۸ ۱۸ ۹۸ ۱۸ ۹۸ ۱۸ ۹۸ ۱۸
شرح خطاب مستطاب نبی الوریٰ - شانِ جمالِ پیغمبر والا مقام - چتر خورشید دین اعلی - لکھون یا
۹۸ ۱۸ ۹۸ ۱۸ ۹۸ ۱۸
جلوۂ اوج شرفِ پیغمبری - بشارت آمد شریف عصر - خورشید اوج خلد حصول - مخزن فیض اندرون -
۹۸ ۱۸ ۹۸ ۱۸ ۹۸ ۱۸ ۹۸ ۱۸
چمن عشرت مبین خلق - ساغر دلفریب ہوش - مخزن انوار ملاذ العلما - قبول خاطر فیاض جہان -
۹۸ ۱۸ ۹۸ ۱۸ ۹۸ ۱۸ ۹۸ ۱۸
مہبط فیض خیر الناس - کہون
۹۸ ۱۸

قطعہ تاریخ طبع

دیگر

جناب صدق نے باطرز طرفہ | الکھی باشد و مد جب دلربا نظم | ہوا نا در ظہور جلوہ سال | البا اوج شرافت سے خوشا نظم
۱۸ ۹۸

دیگر

چون رقم زد صدق میلاد شہ کون و مکان
باہمہ حسن ارادت باطراز شد و مد
گفت عرفانی سرشار شراب ذوق و شوق
ہست آمنا صدقنا شغل اللہ الصمد
۱۸ ۶ ۹۸

دیگر

ہے کیا کلام صدق پر انوار و جلوہ ریز
ہی شش جہت مین روشنی شمع بزم طور
اور عرش سے بلند منادی کی ہی ندا
ہے مولد حبیب خدا خوب ای ظہور
۱۳ ۵ ۱۵

دیگر

ہی کیا طرفہ نام خدا | وصف جمال نبی کریم | لائے ہی تازہ رنگ ظہور | صبح بہار عرش عظیم
۱۸ ۶ ۹۸

قطعہ تاریخ تصنیف میلاد

بہار آرا گلزار سخن صدق | چو شد تازہ ظہور آرا احمد حت | بر آمد از لب الحمد للہ | تعالی اللہ زہی مہر نبوت
۱۳۰۳ھ

ریختہ خامہ گوہر بار دریا نثار یکہ تاز مضمار سخندانی چہرہ آرائی شاہد بیان و معانی زیب و سجادہ سخن سنجی و نکتہ دانی بالا نشین مسند شیوا بیانی ناثر و ناظم بے نظیر و ثانی رشک انوری و خاقانی سید محمد مرتضی صاحب بیان و یزدانی رئیس شہر میرٹھ

طبع کی نعت رسول دو جہان
موتیون کی کان ہے میزان فکر
ہین اشارات شنا وجہ شفا
رنگ النعت مین ہی با مہر و وفا
چار سو پھیلی مسدس کی شعاع
طبع محبوبی سے کیون نام ہی نہو
اک نئین تاریخ ہے اسکا شریک

صدق ہی مطبوع دوران صدق ہے
کیا سخن سنج و سخندان صدق ہی
ہان اشارت بالبنان صدق ہی
گلشن لطف فراوان صدق ہی
شش جہت مین جلوہ افشان صدق ہے
عاشق محبوب سبحان صدق ہے
واقعی یکتائے گیہان صدق ہے

نعت کے مضمون مین تا ہی عرش کے
صبح صادق ہی تجلائے سخن
جوہر آئینہ صدق و صفا
کی قلم سے نعت مین گلریزیان
نسخہ ہی ارژنگ نعت مصطفے
صورت حسان دکھایا حسن نعت
کیون نہو تاریخ تحسین بیان

سر بلند اوج کیوان صدق ہی
مطلع خورشید عرفان صدق ہی
صدق ہی ہان صدق ہی ہان صدق ہے
مثل گلچین گل بدامان صدق ہے
نقش بند لوح امکان صدق ہے
محسن ارباب ایمان صدق ہے
ثابت اے دل ہی کہ حسان صدق ہے

وہ مضامین [illegible] روشن ہے | کور جس سے چشم حاسد کی نظر
ای عطا از روئی ایمان اُسکا سن

وصف انکا ہو سکے کس سے بیاں | شاعرانِ نامورین تاجور
اختر ایمان چھپا ترقیم کر
۱۳۱۵ھ

طرۂ دستار حکمت درۃ التاج طبابت ماہر علوم خفی وجلی جناب حکیم محمد مقرب حسین خان صاحب غنی
مترجم بوستان خیال و مالک اخبار پولیس نیوز و اخبار عالم رئیس و ممبر میونسپلٹی میرٹھ

جناب صدق سخن سنج ذی شکوہ جلیل
چو نظم کرد بیان ظہور شاہ ھُدا
متانت سخن دل پذیر صل علے
بہر سخن کہ بگوئے مہارتے دارد
غنی بسفت پئے طبع گوہر مضمون

بچشم زحل کشیدہ نگاہ کلکش میل
نمود وجد بہر لفظ حضرت جبریل
برائے دین رسول کریم طرفہ دلیل
خصوص در فن تاریخ بر ہمہ تفضیل
خزینۂ دُرار زندۂ صواب جلیل
۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ ریختہ کلک جواہر سلک ناظم بے مثل و مثال شیدای حبیب ذوالجلال عالم علوم جامع فنون شیفتۂ
رسول کریم حضرت حکیم منشی محمد عبد الرحیم صاحب فدائی رئیس قصبہ ڈبائی ضلع بلند شہر

کلامِ صدق مداح نبی خوش لذتے دارد
فدائی متفق با من نشد در فکر تاریخش

کہ از الفاظ پاکش آشکارا شان محبوبی
بگفتم مخزن تحقیق گفتا مخزن خوبی
۱۳۱۵ھ ۱۳۱۵ھ

دیگر

تصنیف جناب صدق واللہ
تاریخ اشاعتش فدائی

پر نور ز مدحت رسول ست
گفتم کہ مظاہر القبول ست
۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ ریختہ قلم نادر رقم فخر شعرائی زمان جالینوس دوران حکیم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح و اویسی رئیس ڈبائی

صدقِ سخن شناس کا پاکیزہ تر کلام
شایع ہوا ہے مطبع نامی سے آجکل
سچے رسول پاک کا مداح صدق ہے
ہندوستان کو فخر اشارت علی سے ہے

پیدا ہے جس سے خواجۂ عالم کی شان پاک
ہان مژدۂ نشاط ہی اے عاشقان پاک
ممدوح پاک وہ ہی یہ ہے مدح خوان پاک
زیبا ہے گر کہیں اسے ہندوستان پاک

اللہ کس مطہر و طاہر کی ہے ثنا
پاکیزہ لفظ پاک معانی ہین پاک حرف
ایسے کلام پاک کی تاریخ کے لئے
بیجا نہین کہون جو مضامین پاک شان
۱۳۱۵ھ

اوترے ہین آسمان سے سبوحیان پاک
لکھی ہے مرد پاک نے کیا داستان پاک
ہین ای ذبیح لاؤن کہان سے زبان پاک
یہ مظہر یقین ہے یہ ہی - ارمغان پاک
۱۳۱۵ھ

دیگر

حضرت صدق نے جزاہ اللہ
آگئی جان نظم اُردو مین

کیا لکھی مدح سرورِ عالم
واہ واہ اے سخنورِ عالم
اِسکی تاریخ الطباع ذبیح

عالم قدس تک ہے جسکی دھوم
ہے ولادت رضاعت و معراج
لکھئے - ذکر ہمیر عالم
۱۳۱۵ھ

جسکا سودائی ہے سر عالم
اور سراپائے رہبر عالم

دیگر

حضرتِ صدق کی تصنیف شریف
چھپ گئی شکر ہے تیرا اللہ
تھی مجھے سال اشاعت کی تلاش
ناگہان بُلبل سدرہ نے ذبیح

جس مین ہے ذکر رسول مقبول
آرزو دِل کی ہوئی آج حصول
دیر سے ذہن رسا تھا مشغول
دی صدا - زمزمۂ ذکرِ رسول
۱۳۱۵ھ

دیگر

چھپی وہ مُہر نبوت ابتو جو ایک مدت سے چھُپ رہی تھی
شفیع محشر کے ہین فضایل دِل دو عالم ہے آپ مایل

دکھائی ہے مدحت محمدؐ مین صدق نے قدرت الٰہی
ذبیح تاریخ طبع لکھئے - وثیقۂ رحمت الٰہی
۱۳۱۵ھ

دیگر

دِلنشین آمد کلام صدق مداح رسول
بہر تاریخ اشاعت اے اویسی گفتہ ام

صورت نقش سویدا در قُلوب اہل علم
سکہ زد مہر نبوت بر قلوب اہل علم
۱۳۱۵ھ

غاشیہ بردار جناب ذوالفقار نعلبند سرکار دلدل سوار سخنور خوش تقریر خلیفہ امیر بخش صاحب امیر متوطن میرٹھ

چہ خوش فکر جناب صدق خوشخو
ز تاثیر کلام عطر بیزش

بشعرش معنئ باریک چون مو
وزان ہر سو ہوای یاسمن بو
بخوان این مصرعہ نور علی نور

چہ گل افشاند در میلاد احمد
امیر نعلبند توسن شاہ
بہر دل نعل در آتش ہے او

برو نافہ تصدق کرد آہو
بتاریخش چہ ہستی سربزانو

از طبع دلدادۂ آلِ نبی جناب منشی محمد وزیر علی صاحب وزیر برادر منشی نصیر علیخان صاحب ڈپٹی کلکٹر مرحوم

چو صدق سخنور بصد شان و شوکت
خیابان خیابان گل نعت احمد

رقم کرد میلاد ختم الرسالت
بیفشاند هر جا بحسن عقیدت
وزیرا ز پئے یاد تاریخ گفتم

تعال اللہ این شاعر نکتہ سنجے
کشودہ لب از مدح آل پیمبر
مقدس کلید در قصر جنت
۱۳ ھ ۱۵

مسدس نوشتہ بفکر طبیعت
بوصف صحابہ ہم افزود زینت

قطعہ تاریخ من تصنیف صاحب شوکت و جاہ جناب نواب سید اصغر علیشاہ صاحب شیدا نبیرہ نواب سید جانفشان خان صاحب مرحوم

زہے مہر نبوت اے شیدا
نظم فرمود صدق والاجاہ

نور افروز بزم صدق و صفا
حرف حرفش دلیل فہم و ذکا
از پئے یادگار تاریخش

جلوہ افروز از مضامینش
مثل او نیست در جہان دیگر
گو سراسر کتاب صدق و صفا
۱۳ ھ ۱۵

ذکر میلاد شاہ صل علےٰ
بخند ادر سخنوری یکتا

از فکر رسا عظمت و اقبال دستگاہ جناب نواب سید معظم علیشاہ صاحب معظم نبیرہ نواب سید محمد جانفشان خان صاحب مرحوم

صدق نکتہ سنج در ملکِ بلاغت تاجدار
نظمش از نظمِ ثریا برد گوئے افتخار
بہر تعریفش زبان باصد تمنائے دلی
شمع بزم مولد شاہ حبیب کردگار
بہ تصنیف صدق سخن سنج اکرم
۱۳ ۱۵

بر در دیوانگہہ نظمش فصاحت پیشکار
نظم کردہ طبع رنگینش بصد صدق و صفا
برگرفت از عقل اول استعارہ مستعار

ایضاً

معظم علی شاہ تاریخ او

میزند کوس تفاخر بر سر نہ آسمان
ذکر میلاد جناب شافع روز شمار
این ندا آمد معظم از سر چرخ برین
چہ مہر نبوت دل افروز عالم
رقم کن زہے نعتِ شاہ معظم
۱۳ ۱۵

از طبع صاحب مجد و علا سیادت پناہ نواب سید امجد علیشاہ صاحب امجد پیشکار نبیرہ نواب سید محمد جانفشان خان صاحب مرحوم

جناب قبلہ صدق نکتہ پرداز
ز انوار مضامینِ جلیلش

فروغش بر دل آگاہ روشن
ز ماہی تا بہ اوج ماہ روشن
بشد امجد پئے تاریخ طبعش

عجب مہر نبوت کرد تصنیف
ملک لب از پئے تحسین کشادہ
چراغ دین والاجاہ روشن

اگر دینِ رسول اللہ روشن
بگشت از طبع آن ہر گاہ روشن

از نتایج طبع آبروئے علم و یقین جناب منشی محمد تاج الدین صاحب آلم متوطن مارہرہ ضلع ایٹہ

حضرت صدق صاحب تمکین
بزم میلاد شاہ اقدس را

فکر اعجاز ریاض دین گل چین
داد مہر نبوتش تزئین
بہر تاریخ آلم ہاتف

ہمسرش نیست در سخن سنجی
آمدہ ہرچہ بر لب پاکش
گفت نعت رسول تاج الدین

برد گوئے سبق زآن و این
کرد روح الامین برو تحسین

زروئے ادب ای آلم اسکا سن	کہا ہمنے توصیف سرتاج دین ۱۳ ھ ۱۵	

قطعہ تاریخ من تصنیف عزت افزای سعادت صاحب عقل و تمیز جناب شیخ عزیز بخش صاحب عزیز نبیرہ خان بہادر حاجی حافظ شیخ عبد الکریم صاحب سی-آئی-ای-رئیس اعظم میرٹھ

واہ کیا مہر نبوت ہی جلیل
صدق نکتہ سنج والا دستگاہ

تر زبان اُسکی ثنا مین جبرئیل
ہین سخن کی وہ متانت کے کفیل
طبع کی تاریخ جو پوچھے عزیز

ذکر میلاد جناب مصطفےٰ
کیا مسدس یہ لکھا اصل علےٰ
کر رقم اے بے نظیر و بے عدیل
۱۳ ھ ۱۵

نکتہ نکتہ حجت حق کی دلیل
دیکھکر حیران ہی جسکو ہر عقیل

قطعہ تاریخ از نتایج طبع نہال گلشن اقبال نوجوان بے لوث جناب منشی شیخ غلام غوث صاحب غوث نبیرہ خان بہادر حاجی حافظ شیخ عبد الکریم صاحب سی-آئی-ای رئیس اعظم میرٹھ

نہ جاری ہو فرمان دار الفصاحت
کشش اُسکے اشعار کی کچھ نہ پوچھو
کہو بدل غیب تاریخ غوث
قبلہ و کعبہ صدق والا جاہ
اللہ اللہ چہ نظم رنگینش

نہ گر حضرت صدق کی ہو صداقت
نکل آئے کانون سے باہر سماعت

جو تصنیف مُہر نبوت کیا
ہوا زیور طبع سے جو مرصع

ایضاً

کارشان جملہ کاروبار بہشت
ہر یکے لعل آب دار بہشت
غوث رنگین مزاج تاریخش

زہے گوہر بسلک نظم کشید
طبع زیور چو برگرفت از و
گفتمش گلشن بہار بہشت
۱۳ ھ ۱۵

چمک اُٹھا عالم مین نور بلاغت
ہوئی تا بہ عرش برین اسکی شہرت
کہ نور علےٰ نور مہر نبوت
۱۳ ھ ۱۵
بہر میلاد نام دار بہشت
گشت ز آب نقش کار بہشت

من تصنیف لطیف غنچہ گلزار آمال و آمانی جناب شیخ غلام احمد صاحب جیلانی نبیرہ خان بہادر حاجی حافظ شیخ محمد عبد الکریم صاحب سی-آئی-ای رئیس میرٹھ

تعال اللہ زہے مہر نبوت ہے
ہر اک مصرع کی اُنکے عاشق زار

کہ ذکر حضرت ختم الرسالت ہے
فصاحت ہے بلاغت ہے متانت ہے
اگر پوچھے کوئی تاریخ جیلانی

ہمارے قبلہ و کعبہ جو ہین صدیق
چھپا ہے جس گھڑی سے یہ مسدس
کہو بے مثل یہ مہر نبوت ہے
۱۳ ھ ۱۵

یہ اُنکا گلشن باغ ذہانت ہے
کہون کیا مین جو کچھ مطبوع و زینت ہے

از نتایج فکر صاحب طبع سلیم خلیق و متین جناب شیخ غوث محی الدین صاحب عشق نبیرہ خان بہادر حاجی

وه چه [illegible] میلادِ شاهِ [illegible] جلوه
شمع وصفش برزبان عرشیان جلوه فروز
چون بیان مولد نور الٰہی نظم کرد
هست تحسین برزبان این و آن جلوه فروز
عیش اہل دین تاریخش برائے یادگار

نور ایمان در زمین آسمان جلوه فروز
شاعر شیرین زبان اُستاد بے مثل و عدیل
گشت زو شمع زبان قدسیان جلوه فروز
طبع از نور تجلیش چو زیور برگرفت

قبلہ و کعبہ جناب صدق الا اقتدار
برسر ما سایۂ الطاف شان جلوه فروز
وه چه اشعار پر آب و تاب نعت مصطفےٰ
گشت آن در مجلس کروبیان جلوه فروز
گو بود مهر نبوت درجهان جلوه فروز
۱۳ ۱۵

دیگر

جہان افروز ہی مُہر نبوت
ضیا جبتک رہی شمس و قمر مین

جلا کار فصاحت اور بلاغت
رہین مہ چشم افروز بلاغت
لکھوائے عیش اب تاریخ اُسکی

جناب قبلہ صدق اُسکے مصنف
پڑھا صل علیٰ ملک و ملک نے
تعالی اللہ مہ مُہر نبوت
۱۳ ۱۵

کہ جنکی ماہی سے تا ماہ شہرت
عطا کی طبع کو اُسنے جو زینت

بلبل بوستان سخن چارہ ساز امراض نو و کہن جناب حکیم محمد حسن صاحب حاذق مصنف کتاب افسانہ حکمت وغیرہ متوطن میرٹھ

ہوا اپنے زمانہ کا صدق سخندان
لکھے ایسے میلاد اقدس کے مضمون
کہا ہاتف غیب نے گوش دل مین

ظہوری سحبان و عرفی و حسان
کہ صل علیٰ پڑھتے ہین حور و غلمان
ہے کیون فکر مین اسقدر تو پریشان

اگر فن تاریخ مین کوئی دیکھے
محمد حسن خادم آل احمد
رقم کر یہ از روی انصاف حاذق

تو ہی روکش آفتاب درخشان
ہوا فکر تاریخ مین جبکہ حیران
زہی نسخہ دفع سقام عصیان
۱۳ ۱۵

از نتایج رونق بازار یکجہتی و یکدلی شیخ محمد اعجاز علی صاحب اعجاز رئیس میرٹھ

صدق کا مہر نبوت جو چھپا
وصف اُسکا ہو سکے کس سے بیان
دیکھے جس شعر کو وہ لاجواب

سُنکے ہر اک نے کہا صل علےٰ
شاعر شیرین سخن عالی فکر کا
اسمین حیران ہون لکھون تاریخ کیا

افتخار انبیا کے وصف ہین
یونتو ہی اُنکا سخن خاطر پسند
یہ صدا آئی دل اعجاز سے

جو کہا حق نے وہی لکھا گیا
خاتمہ پر اُنکے ہے تاریخ کا
کلمہ اعجاز ختم الانبیا
۱۳ ۱۵

از تصنیف نادر رقم ہنگامہ آرائے لطف و امتنان جناب منشی محمد احسان علی صاحب احسان اور سیر سابق بنگال رئیس میرٹھ

ز مہر نبوت جہان نسبت روشن
بہ صدق چمن بند باغ فصاحت

زہے شمع دین رسول زمن این
کہ از ابر کلکش شگفتہ چمن این
رقم کرد از بہر تاریخ احسان

گل لر فشان ز ہر بند وصف نبوت
نظر آمدہ صورت نور ایمان
عجب ذکر جد حسین و حسن این

مسدس بگو خمسۂ پنجتن این
چراغ ہدایت بہ انجمن این

قطعہ تاریخ ریختہ قلم فیض رقم سبق آموز حزین علی جناب منشی مولوی محمد عباس علی صاحب شرر خوشنویس و مدرس مدرسہ منصبیہ میرٹھ

گل فشانی کی عجب میلاد شاہنشاہ مین ۔ وجد مین ہین بلبلان گلشن باغِ اِرم
بولا ہاتف اے شررؔ تاریخ اُس کے طبع کی ۔ واہ کیا مہر نبوت مستند ہے کر رقم
۱۳ ھ ۱۵

غازۂ رخسار نطق و بیان فصیح لبیب منشی برکت شیر خان صاحب ادیب اڈیٹر اخبار ہمدرد میرٹھ

صدق کو دی خدا جزائی خیر ۔ اُن کا خامہ ہی احسن الحرکت
ایسے میلاد کے لکھے مضمون ۔ کہ عطارد سے لیگئے سبقت
برکت شیر خان پئے تاریخ ۔ لکھیئے و للہ وثیقۂ برکت
۱۳ ھ ۱۵

یوسف مصر جمال نیر برج اقبال مظہر انوار فضل عظیم نمونہ الطاف رب کریم بابو منشی محمد احسان عظیم صاحب احسانؔ
ہیڈ کلرک سپرنٹنڈنٹ پوسٹ آفس ڈویزن میرٹھ

وہ چہ مہر نبوت دلخواہ ۔ مجمع خیر و مظہر برکات
گفت احسان سنش ز روی ادب ۔ این عجب طرفہ مصدر الحسنات
۱۵ ھ ۱۳

دیگر

نتیجہ ہے مہر نبوت سخن کا ۔ مسدس ہے یا خمسہ ہے پنجتن کا
ضیا اُسکی ہی ماہ سے تا بماہی ۔ ہوا دین روشن رسول زمن کا
ہر اک بند مین ہی بہار مضامین ۔ شجر ہے ولادت کی رنگین چمن کا
مسدس ہی احسان صدیق ذکی کا ۔ کہون کیا کہ اُستاد ہے اپنے فن کا
لکھو اُسکی تاریخ از روئے قرآن ۔ کہ ہے ذکر جد حسین و حسن کا
۱۳ ھ ۱۵

دیگر

کیا کلام صدق ہی صل علے صل علے ۔ ذکر میلاد حبیب حضرت رب ودود
وصف اُسکا کرسکے کیونکر کوئی اہل زبان ۔ خود فصحاے جنت اور بلغاے عرش کرتی ہی اُسکو حسود
طبع کی تاریخ احسان از برائی یادگار ۔ کر رقم مہر نبوت خوب از روی درود
۱۳ ھ ۱۵

از نوجوان طباع و ذکی جناب منشی مولوی عوض علی صاحب عوضؔ خلف الصدق مولوی عباس علی صاحب میرٹھی

ہین صدیق سخندان جو والا مناقب ۔ نہین شہر مین کوئی اُنکے مقابل
لکھے ایسے میلاد حضرت کے مضمون ۔ ثواب اُسکے پڑھنے سی ہر اک کو حاصل
اگر طبع کی کوئی تاریخ پوچھے ۔ کہو اے عوض مصدر فیض کامل
۱۳ ھ ۱۵

گوہر دریائے مروت مقبول جہان نواب سخاوت حسین خان صاحب سخاوتؔ رئیس شہر میرٹھ

جزاک اللہ صدق سخن آفرین ۔ لکھا مولد خاتم مرسلین
سخاوت یہ تاریخ اُسکی کہو ۔ کہ نعت شہنشہ دنیا و دین
۱۵ ھ

از نتائج طبع شاعر نازک خیال بے عدیل و بے مثال جناب منشی ذاکر علی صاحب ذاکرؔ رئیس میرٹھ

یہ صدا آئی سر افلاک سے ذاکر مجھے | اگر رقم مہر نبوت واہ کیا روشن ہوا
۱۳ ھ ۱۵

قطعہ تاریخ نوجوان فصیح البیان مداح رسول الثقلین منشی محمد قرۃ العین صاحب کیفی عرف غلام احمد ساکن میرٹھ

زہے در صفت صدق نکتہ پرداز | بمیلاد جناب جد حسنین
سر دشم از پئے تاریخ کیفی | رقم کردہ بمدحت قرۃ العین
۱۳ ھ ۱۵

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع شاعر جادو بیان فصیح اللسان جناب منشی مظفر حسین خانصاحب مظفر رئیس میرٹھ و مثلخوان سیالکوٹ

ہیں صدق سخن سنج عالی ہمم | ہے سایہ میں انکے ہمیں عافیت
یہ مہر نبوت جو انکا چھپا | فصاحت کی ظاہر ہوئی ماہیت
پئے یادگار اے مظفر حسین | رقم کیجئے کیا توشہ عاقبت
۱۳ ھ ۱۵

تاریخ طبع زاد واقف رموز کلام الٰہی فاتحہ کتاب دانش و آگاہی سرمست خمخانہ مستان شاہی جناب حافظ قاری منشی محمد امداد الٰہی صاحب امداد رئیس میرٹھ

چہ طرفہ مہر نبوت فروغ دین متین | زفکر حضرت صدق ست این متاع مبین
بگفت از پئے تاریخ طبع او امداد | بہین قبالہ زعفو دوام خلد برین
۱۳ ھ ۱۵

دیگر

اے زہے مہر نبوت صدق ترقیمش نمود | خاطر افروز ملائک دلپسند ہر ذکی
طرفہ گوہر سفت امداد از پئے تاریخ او | سکۂ زد مہر نبوت بر سر دین جلی
۱۳ ھ ۱۵

من تصنیف تیز فہم سنجیدہ خیال خوشنویس بے مثال جناب منشی وزیر علی صاحب خوشنویس ملازم اخبار پولیس نیوز میرٹھ

بہت گلشن دہر میں دیکھا بھالا | کہیں ہیں سنبل کہیں ہیں لالہ
یہ مہر نبوت ہی سب میں نرالا | چمن ہے ثنائے جناب نبی کا
وزیر اسکا پوچھے اگر کوئی سن | کہو بزم باغ جنان کا قبالہ
۱۳ ھ ۱۵

نازک خیال شاعر بے مثال سجدہ ریز آستانہ باب علی جناب ماسٹر فتحیاب علی صاحب رئیس میرٹھ محلہ کنبوہ دروازہ

وہ جو ہے مہر نبوت لاجواب | نظم کردہ صدق از بہر صواب
از برائے یادگار طبع او | اختر ایمان بود سن فتحیاب
۱۳ ھ ۱۵

از طبع ذہن متین مجمع سعادت نامتناہی عزیزی بابو انوار الٰہی صاحب انوار رئیس میرٹھ

ہے مہر نبوت شمع فانوس سیاہی ہے | موصوف اسکا ہر اک ماہ سے تا بماہی ہے
صدا آتی ہے یہ انوار سہم طبع کی دل سے | یہ کیا مہر نبوت جوہر انوار الٰہی ہے
۱۳ ھ ۱۵

از طبع فہیم و ذکی مورد عنایات رب صمد عزیزی منشی نواب احمد صاحب احمد رئیس میرٹھ

از نتایج طبع بالا نشین مسند شیوا بیان خاقانئے ہندوستان مداح رسول کریم فخر نظیری و کلیم آداب رموز
سراج دوئی مولوی محمد وزارت علی صاحب احمد مدرس اوّل مدرسہ تحصیلی غازی آباد

جناب قبلہ وکعبہ سخنور
الٰہی تا نظام ماہ وخورشید
جو مہو اجمال کی جانب طبیعت
ہوا اشعار پر قربان ثریا

سخن گو یا عرض ہی اور وہ جوہر
رہین سر پر ہماری سایہ گستر
سمندر رہو ابھی قطرہ سے کمتر
مرصع طبع کا پہنا جو زیور
کہا یہ بلبل سدرہ نے ای احمد

فصاحت مین بلاغت مین ذکا مین
اگر فرمائین روشن شمع تفصیل
کئے میلاد کے مضمون جو تحریر
ہوئی تاریخ کی جو فکر مجھکو
زہے گلدستۂ نعت پیمبر
۱۳۱۵ھ

نہین اُنکا جہا نمین کوئی ہمسر
ہر اک ذرہ ہو رشک مہر انور
ہوا اصل علے کا شور گھر گھر
گیا ذہن رسا عرش برین پر

کحل الابصار صدق وصفا سخن شناس بے مثل و نظیر جناب منشی محمد وزیر علی صاحب وزیر محرر چونگی دیل بشتا موانہ کلان ضلع میرٹھ

جناب قبلہ وکعبہ سخندان
لکھے وہ نعت کے رنگین مضامین

فصاحت اور بلاغت مین ہین سحبان
ہوئی بیتاب سنکر روح حسان
وزیر آکر کہا روح الامین نے

کیا تحریر جو مہر نبوت
ہوا جب طبع سے وہ شہرت انگیز
رقم کر جوہر تفسیر قرآن
۱۳۱۵ھ

ملائک ہین فلک پر تہنیت خوان
طبیعت تھی پئے تاریخ حیران

قطعہ تاریخ تراویدہ خامہ طرفہ رقم مجمع لطف اتم جناب منشی احمد خانصاحب احمد ڈاک بابو ڈاکخانہ شہر میرٹھ

زہے ذکر میلاد ختم الرسالت
ملائک ہمہ گوش بہر سماعت
رقم کردم احمد بتاریخ طبعش
بجا صدق آیات مہر نبوت
۱۳۱۵ھ

از طبع بے مثل و نظیر قیافہ شناس و خوش تقریر جناب منشی محمد نظیر صاحب نظیر و بسعد مالک نامی جنتری میرٹھ

چہ مہر نبوت چہ مہر نبوت

فشاند بروئے لعل و گوہر فصاحت
بگو از لب جبرئیل ای نظیر

بتاریخ او سر بزانو نشستم
بدین جمیل ست مہر نبوت
۱۳۱۵ھ

گرفتہ چو از زیور طبع شہرت

من تصنیف منظور جہان مقبول زمان منشی نظر محمد خانصاحب رئیس قصبہ باغپت ضلع میرٹھ

ہوا روشن جو اس مسدس سے

صدق کا نام ماہی سے تا ماہ
سر یاسین سے یہ آئی صدا

فکر تھا یہ نظر محمد خان
ذکر پیدائش حبیب الہ
۱۳۱۵ھ

الکھو تاریخ اسکی کیا دل خواہ

از تصنیف لطیف خوشنویس اعجاز رقم جواہر نگار نادر قلم منشی محمد محبوب علی صاحب جودت مالک نامی پریس میرٹھ

حضرت صدق کے انوار سخن کی ہے وہ دھوم	ہے ضیا نور نگاہ شرف و عزت وجاہ	دیگر	چمنِ دھر مین ہین طور کے جلوے اظہار	نظم میلاد کا ہر ایک ورق فیض آثار
مرحبا وحبذا اصل علے	ہے عجب طرفہ ترونا دادا		ذی نظیر و بے مثال و باکمال	مولد منظومۂ صدیق الضیا

دیگر

راحت خاطر و تسکین دل و فرحت روح	از ازل تا ابد وصف سالت آمد	مژدہ باد اکہ بانوار و ضیائی طرفہ	شاہد صدق بیان مہر نبوت آمد

صحن چمن مین رنگ نیا ہی اور ہے تازہ آب و ہوا صدق کے ہی میلاد کی دھوم اور چار طرف ہی کیف فضا	دیگر	طور بنا ہے سارا عالم نور خدا ہے جلوہ نما قافلۂ الہام غیبی - جلوہ فزا ہے آج ضیا

قطعہ تاریخ از خاکسار سراپا انکسار زاویہ نشین ناکامی عاصی حافظ محمد معشوق الٰہی المتخلص بہ نامی

تلمیذ بلبل ہندوستان اُستاد السلطان فصیح الملک نواب مرزا خان صاحب داغ دہلوی اُستاد والی حیدر آباد دکن

ہے عجب صلِ علی مہر نبوت دل نشین	ذکر پاک حضرت سلطان ختم المرسلین
قبلہ وکعبہ جناب صدق کی تصنیف ہے	نکتہ نکتہ اُن کا گویا خاتم دل پر نگین
ہے فصاحت اُسکے ہر اک لفظ سے جلوہ فروز	گر بلاغت کو کوئی پوچھے تو ادنی خوشہ چین
کیا بشر کی تاب مُنہ کھولے جو انکے وصف مین	تر زبان جسکی صفت مین [illegible]
فکر سے اُنکے ہین حسن شعر کو لاکھون فروغ	صاف گر پوچھو تو [illegible]
تھا مین اے معشوق الٰہی فکر مین تاریخ کی	ہوگئی جو طبع سے [illegible]
پھر یہ نامی نے کہا اتنا تردد کس لیئے	کر رقم مولود [illegible]

از نتایج طبع مواج عدیم العدیل ناظم بے مثال و مثیل [illegible]

افتخار شعرائی ہندوستان مدح بردار رسول الانس و جان [illegible]

مصنف کتا[illegible]

چون نوشتم صدق میلاد و سیرت [illegible]	لب تحسین سر کشادہ جبرئیل	[illegible]

الضیا

گذارش

ناظرین باتمکین و شایقین خجستہ آئین کی خدمت مین التماس ہے کہ کوئی

صاحب بلا اجازت بندہ حسب منشاء ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء کے طبع کا

قصد نفرمائین کیا فائدہ بعوض نفع نقصان اُٹھاوین کیونکہ اس کا

ق تصنیف مصنّف صاحب موصوف نے بندہ کو عطا فرما دیا ہے۔

سقدر جلدین مطلوب ہون احقر سے طلب فرماوین۔ زیادہ

کشت خریدار کو کمیشن بھی دیا جائیگا۔

س

نا متناہی خاکسار محمد معشوق الہی نامی

نجر نامی پریس بالائی کوٹ میرٹھ